REGD No P-67

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۶ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۶ ظہور کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور اسلام آباد میں تشریف فرما ہیں نیز حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

قادیان ۱۶ ظہور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ بیگم صاحبہ و عزیزہ مرزا کلیم احمد مورخہ ۱۱ اگست کو بخیریت قادیان واپس تشریف لے آئے ہیں۔ الحمد للہ۔ اور مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت سے ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہفت روزہ
بدر قادیان

WEEKLY BADR QADIAN

جلد ۲۱

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- خورشید انور

شمارہ ۳۳

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

۲۶ جمادی الثانی ۱۳۹۱ ہجری | ۱۹ ظہور ۱۳۵۰ ہش | ۱۹ اگست ۱۹۷۱ عیسوی

قادیان میں ۲۵ ویں یوم آزادی کی شاندار تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا بصیرت افروز خطاب

"قادیان سیکولرازم کا شاندار عملی نمونہ ہے اور دیش سیوا میں سب لوگ برابر کے حصہ دار ہیں"

(سردار ستنام سنگھ باجوہ)

قادیان ۱۵ اگست۔ مقامی طور پر قادیان میں بھارت کی ۲۵ ویں یوم آزادی کی تقریب میونسپل کمیٹی کے احاطہ میں قادیان واسیوں کی مختلف تنظیموں کے باہمی اشتراک سے شاندار طریق سے منائی گئی۔ ہزاروں مقامی اور مضافات کے مرد و زن اور بچوں وغیرہ نے تقریب کی رونق بڑھائی۔ جماعت احمدیہ کے افراد نے بھی اپنی سابقہ روایات کے مطابق کثیر تعداد میں اس قومی تہوار کے موقع پر حاضر ہو کر حب الوطنی کا عملی ثبوت دیا۔

سب سے پہلے جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے حسب پروگرام قومی جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ پولیس کی گارد نے جھنڈے کو سلامی دی اور تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر جھنڈے کا اعزاز کیا اور بعد میں قومی ترانہ گایا گیا۔ اس وقت بھی سبھی حاضرین کامل سکوت کے ساتھ کھڑے رہے۔ تقریب کے موقع پر دیش پیار کے بہت سے گیت گائے گئے۔ اندر جگاؤ اور ان کی پارٹی (پنجاب کے نامور آرٹسٹ) نے سنگیت سے حاضرین کو محظوظ کیا۔

پروگرام کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بھی حاضرین کو خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے آپ نے یوم آزادی کی مبارک تقریب پر سب ملک واسیوں اور حاضرین کو مبارکباد دی اور پھر مختصر اور نہایت ہی جامع الفاظ میں ہر دیش واسی کو اپنی اصل ذمہ داری کو سنجیدگی سے ادا کرنے اور ملک کی خاطر ہر طرح کی قربانیاں دینے کے لئے تیار رہنے کی ترغیب دی۔ آپ نے نہایت درجہ دلنشیں اور ولولہ انگیز الفاظ میں بتایا کہ ہم سے پہلے لوگوں نے قربانیاں کیں اور ہمیں آزادی کی نعمت حاصل ہوئی۔ اب ہم قربانیاں کریں گے تو ہماری آئندہ نسلیں اس قربانی کے ثمرات سے متمتع ہونگی۔ اس لئے تمام ملک واسیوں کو اپنی اپنی اہم ذمہ داری کو ہر وقت پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

باوجود تھوڑے سے وقت میں مختصر تقریر کے جو دیئے گئے وقت کے مطابق تھی صاحبزادہ صاحب کی تقریر کا سامعین کی طرف سے خصوصیت سے اظہار پسندیدگی کیا گیا۔ جن سنگھ کے لیڈر [illegible] پربھاکر نے اپنی تقریر میں حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی اور سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ نے بھی حسب موقعہ یوم آزادی کے سلسلہ میں بہت سی ضروری باتوں پر مختصر رنگ میں روشنی ڈالی۔

آج کی تقریب میں جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ کی تقریر خاص طور پر قابل ذکر ہے جبکہ مقامی لوگوں کے علاوہ قادیان کے ملحقہ ناحیات سے کثیر تعداد میں دیہات کے سرکردہ افراد آپ کی تقریر سننے اور آپ سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔

جناب سردار صاحب نے اپنی مختصر مگر جامع تقریر میں بتایا کہ جس طرح بھارت میں بسنے والے لوگ مختلف مذاہب کے ماننے والے ہیں اور اسی پر بھارت کی سیکولرازم کی بنیاد ہے ہمارے ملک میں خود قادیان میں سیکولرازم کا عملی ثبوت موجود ہے جو اس شہر میں ہندو سکھ عیسائی مسلمان اور ہریجن سبھی اقوام کے لوگ آپس میں محبت اور پیار کے ساتھ رہتے ہیں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ جب بھی ملک پر کوئی مشکل وقت آیا تو سبھی اقوام نے مل جل کر اس کا مقابلہ کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ آپ نے بتایا کہ اگر بھگت سنگھ، سکھدیو نے اپنی قربانیوں سے بھارت میں آزادی لانے میں حصہ ڈالا تو بعد کی مشکل گھڑیوں میں مختلف اوقات میں میجر عثمان اور حوالدار عبد الحمید نے بھی اپنے پیارے وطن کے لئے اپنی عزیز جانیں قربان کیں۔ اس لئے ملک کی تعمیر میں سبھی اقوام کا برابر کا حصہ ہے اور یوم آزادی کی خوشی کی تقریب میں سب ہی کے لئے خوشی اور مسرت کے اظہار کا موقعہ ہے۔

آپ نے فرمایا جس طرح ہم نے پچھلے وقتوں میں مل جل کر ملکی مشکلات کا کامیاب مقابلہ کیا تھا آئندہ بھی اسی طرح کے کامل اتحاد اور اتفاق کے ساتھ ایک دوسرے کے شانہ بشانہ آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

آزادی کی یہ پُرمسرت تقریب سوا نو بجے شروع ہو کر بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ اور دوسرے قادیان واسیوں کی طرح احمدی احباب بھی خوشی خوشی گھر واپس آگئے۔

آل کشمیر احمدیہ کانفرنس

بتاریخ ۲۷ر-۲۸ر-۲۹ر اگست بمقام سرینگر

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی آل کشمیر احمدیہ کانفرنس احاطہ مسجد احمدیہ سرینگر میں بتاریخ ۲۷ر-۲۸ر-۲۹ر اگست کو منعقد ہو رہی ہے کشمیر کی تمام احمدیہ جماعتوں اور دیگر احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرما کر روحانی اور علمی فائدہ اٹھائیں اور کانفرنس کی رونق بڑھائیں۔ تمام مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام بذمہ جماعت ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق بستر اپنا ہمراہ لائیں۔ یہ موسم کشمیر میں سیر و سیاحت کیلئے بھی اچھا ہوتا ہے۔

الداعی الی الخیر:- غلام نبی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ صدر آل کشمیر جلسہ کمیٹی سرینگر

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ساہنی آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
۱۹ ظہور ۱۳۵۰ ہش مطابق ۱۹ اگست ۱۹۷۱ء

حضرت کرشن ثانی آ چکے!

۱۴ اگست کو جنم اشٹمی کا مقدس تہوار تھا جسے شری کرشن جی مہاراج کی یاد میں ہمارے ہموطن ہندو صاحبان بڑی عقیدت اور خیر دعا سے مناتے ہیں۔ ناممکن ہے کہ جنم اشٹمی کا تہوار آتے اور دنیا کے اندھکار پر نظر کرتے ہوئے کرشن بھگتوں کے دل میں گیتا میں دیئے گئے شری کرشن کے وعدہ کی یاد تازہ نہ ہونے لگے۔ ہر سال ہی یہ تہوار آتا ہے اور ہر سال ہی ہندو جاتی کے اخبارات و رسائل میں اس دلی کیفیت کا اظہار مشاہدہ میں آتا ہے۔ چنانچہ روزنامہ پرتاپ جالندھر مجریہ ۱۲ اگست کے ایڈیٹوریل نوٹ کا عنوان "کاش اک بھگوان کرشن آج پھر آسکیں" اس دلی کیفیت کی ایک تازہ مثال ہے۔ بدر کے اسی پرچہ میں دوسری جگہ یہ نوٹ پورے کا پورا نقل کیا جا رہا ہے تا قارئین کرام خود بھی اندازہ لگا لیں کہ زمانہ فساد و بگاڑ اور ابتر حالت کو دیکھتے ہوئے کس طرح اس مقدس وجود کی آمد ثانی کو کس درد اور الحاح کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔

اگرچہ معاصر پرتاپ نے دنیا کے بگاڑ کا صرف وہی پہلو بیان کیا ہے جو ہمارے اپنے ملک کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور اس میں شری کرشن کی بلند شخصیت کے اس روپ کا ذکر ہے جو جنگ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور دلوں میں ہمت اور جرأت پیدا کرتا ہے۔ لیکن روحانی مصلحین کی زندگی کا صرف ایک پہلو ہی قابل تقلید نہیں ہوتا بلکہ ان کی زندگی کے دوسرے پچیسوں پہلو بھی اس قابل ہوتے ہیں کہ ان کو مشعل راہ بنایا جائے۔

معاصر پرتاپ کے بیان کردہ تفصیل کا یہ پہلو چونکہ سیاسی نوعیت کا ہے اور ہمارا یہ پرچہ مذہبی ہے اس لئے ہم سیاسی پہلو کو الگ کرتے ہوئے اس کے صرف مذہبی اور روحانی پہلو پر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا کے مامور اور رسل یا رشی اور منی جب بھی دنیا میں بھیجے جاتے ہیں تو ان کا اصل کام نشٹ جاتی کی روحانی اصلاح اور ان کے اندر راہ پا گئی ان روحانی بیماریوں کا صحیح علاج ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں بگڑی ہوئی انسانیت پھر سے اپنی کھوئی قدروں کو پہچان لیتی ہے۔ تب اندر ہی اندر ایک ایسا زبردست انقلاب پیدا ہوتا ہے جس سے نوع انسان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔

بھگوت گیتا میں شری کرشن نے ارجن کو مخاطب کرتے ہوئے اس ابدی صداقت کو جن الفاظ میں دہرایا ہے۔ اُن کا اردو ترجمہ یہ ہے:-

فرمایا:- "جب کبھی دھرم کا ناش ہونے لگتا ہے اور ادھرم کی زیادتی ہونے لگتی ہے تب میں اوتار دھارن کیا کرتا ہوں، نیکیوں کی حفاظت گنہگاروں کی سرکوبی اور دھرم کی اقامت کے لئے اوتار لیا کرتا ہوں۔"

(شریمد بھاگوت گیتا منتر ۷ ادھیائے ۴)

آسمانی کتابوں اور مہاپرشوں کے کلام استعارہ اور مجاز سے پُر ہوتے ہیں۔ اور یہی اُن کے کلام کا حسن اور کمال ہوتا ہے۔ جب کوئی بزرگ یہ اشارہ دیتے ہیں کہ آئندہ وقتوں میں وہ اوتار دھارن کریں گے تو روحانی محاورہ کے مطابق اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ وہ خود بنفس نفیس تشریف لائیں گے بلکہ اُن کی خو بو پر آنے کا ذکر ہوتا ہے البتہ اشغال و افعال میں شدت مناسبت اور نہایت درجہ کی مشابہت کے باعث محاورۃً کہا بھی گیا ہوتا ہے کہ وہ خود آ ہی گئے۔ پس گیتا میں شری کرشن کے اس اُپدیش میں اس ابدی صداقت کو استعارہ کے رنگ میں بیان کرتے ہوئے واضح کیا گیا ہے کہ حسب ضرورت حقیقت شری کرشن جیسے مہاپرش دنیا میں آ کر کام کرتے ہیں جو سری کرشن نے اپنے زمانہ میں کیا۔ علاوہ بریں ہمیں آخری زمانہ کے حوالے سے کرشن ثانی کے پیدا ہونے اور انہیں کے مشابہ کارنامے بجا لانے کی ویسی ہی عظیم پیشگوئی بھی ہے جیسا کہ دیگر مذاہب میں اپنے اپنے رنگ میں ایک روحانی مصلح کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔

یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ اس وقت ساری دنیا میں پورے طور پر روحانی ابتری پھیلی ہوئی ہے، اور بد اخلاقی کا تند سیلاب تیزی سے ساری دنیا پر محیط ہو رہا ہے۔ اس کے ہیبتناک اثرات ہر ذی ہوش انسان کو سخت بے چین کر رہے ہیں۔ وہ اعلیٰ روحانی قدریں جن پر اعلیٰ اخلاق کی عمارت استوار ہو کر انسان کو حیوان سے امتیاز بخشتی ہیں آج کی دنیا ان سے منہ موڑ چکی ہے۔ الحاد بے دینی کے ساتھ ساتھ دنیا طلبی مال و دولت کو ہر جائز و ناجائز طریق سے سمیٹ لینے کا بھوت سوار ہے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی کی محیرالعقول ترقی کے نتیجہ میں آج انسان نے آگ ہوا اور پانی کو اپنے قبضہ میں لا کر اُن سے بڑے بڑے کام لئے ہیں۔ اور اب تو چاند پر بھی حضرت انسان اپنا جھنڈا گاڑ کر دوسرے ستاروں پر کمند پھینکنے کے منصوبے بنا رہا ہے۔ ان بلند پروازیوں کے باوجود انسان اپنے گریبان میں جھانک نہ سکا اس کا نتیجہ ہے کہ اس زبردست مادی ترقی کے باوجود دن بدن وہ خود غرضی میں بڑھتا چلا جا رہا ہے وہ بے دریغ اپنے ہی بنی نوع کا گلا کاٹتا اور دوسرے کے مال کو شیر مادر کی طرح پی کر ذرا پشیمان نہیں ہوتا۔ دنیوی جاہ و حشمت کے لئے ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی ایسی دوڑ لگی ہوئی ہے کہ ختم ہونے میں نہیں آتی۔

زمانہ کی اس ابتر حالت میں امید کی کرن اُن وعدوں میں دکھائی دیتی ہے جو مختلف مذاہب کی کتابوں اور مہاپرشوں کی زبان سے بیان ہوئے اور اس زمانہ میں روحانی اصلاح کے سامانوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جب ہم مختلف مذاہب کی بیان کردہ اُن علامات کا موازنہ کرتے ہیں تو حیرت انگیز طور پر سب کا بیان ایک دوسرے سے نہایت درجہ ملتا جلتا ہے۔ دوسری طرف جب دنیا میں ذرائع رسل و رسائل کی ترقی اور سائنس اور ٹیکنالوجی میں انسان کی پیش رفت پر نظر کرتے ہیں تو کئی براعظموں میں بٹی ہوئی یہ وسیع و عریض دنیا آج ایک شہر کی طرح سمٹ رہی ہے۔ فی زمانہ کوئی خطہ ارض یا دنیا کی کوئی قوم باقی دنیا سے الگ تھلگ نہیں رہ سکتی۔ ایسی صورت میں کہ یہ وسیع دنیا اس طرح مجتمع ہو رہی ہے۔ مذہبی نقطہ نگاہ سے ہر قوم کا روحانی موعود جسے اس زمانہ میں ظاہر ہونا بتایا جاتا ہے الگ الگ نہیں ہو سکتا بلکہ دنیا کا یہ اجتماع سب اقوام کے لئے ایک ہی روحانی مصلح کا تقاضا کرتا ہے تا یہ دنیا جس طرح مادی اعتبار سے ایک دوسرے کے قریب آ رہی ہے روحانی طور پر بھی قریب ہو جائے اور ساری دنیا کو محبت و پریم کے ساتھ ایک پلیٹ فارم پر مجتمع کرنے کا ذریعہ وہ روحانی وجود ہی ہو سکتا ہے۔ جو ایک ہی شخصیت ہوتے ہوئے ہر قوم اپنے اپنے رنگ میں اسی روپ میں دیکھے جس کا بیان اپنی مقدس کتابوں میں دیکھا اور پڑھا ہے۔ اسی سے نوع انسان کا کامل اتحاد اور ایک ہی نقطہ پر سب کا اتفاق ہو سکتا ہے دنیا اختلاف اور تشتت سے بچ سکتی ہے۔

اس وقت جبکہ کرشن بھگت اُن کی آمد کی بیقراری سے خواہش رکھتے ہیں جیسا کہ پرتاپ کے منقولہ نوٹ سے ظاہر ہے، ہم بڑے ادب و احترام کے ساتھ اپنے ہم وطنوں کو یہ خوشخبری سناتے ہیں کہ شری کرشن کا گیتا میں کیا ہوا وعدہ بالکل سچا تھا اور وہ پورا بھی ہو چکا۔ اس زمانہ کے کرشن ثانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے وجود میں قادیان کی بستی میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور انہوں نے اُس بنیادی کام کا آغاز بھی فرما دیا جس کے لئے روحانی مصلح دنیا میں آیا کرتے ہیں۔

آج سے ۷۰ سال سے پہلے حضرت کرشن ثانی نے نہایت محبت اور پریم کے ساتھ اپنے ملک واسیوں کو اس روحانی اصلاح کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنی طرف دعوت دی اور فرمایا:-

"یہ بھی واضح ہو کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں۔ اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پُر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں۔ جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اُس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات

حضور ایدہ اللہ کی انسانیت سے محبت کی مثال ، برکت کا کرشمہ ، افراد جماعت کا اظہار خلوص و ارادتمندی ، اہم ارشادات

از مکرم یوسف سلیم صاحب ایم ۔ اے

اسلام آباد ۲۲ ر وفا ۱۳۵۰ ہش ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت میں سفر کی کلفت اور شدید گرمی کی وجہ سے شروع میں کچھ ضعف رہا لیکن اب آپ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ثم الحمد للہ ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفا واجل صحت کاملہ اور درازی عمر عطا فرمائے ۔ سفر و حضر میں آپ کے ہر قدم پر تائید و نصرت الٰہی شامل حال رہے دینی مقاصد اور تبلیغی مہمات میں آپ کی شبانہ روز مساعی بار آور ہوں ۔ آمین ۔

جیسا کہ بدر میں پہلے ہی اعلان ہو چکا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیگم صاحبہ مدظلہا ۲۱ ر وفا بروز بدھ صبح آٹھ بجے ربوہ سے بذریعہ کار عازم اسلام آباد ہوئے ۔ احباب جماعت احمدیہ ربوہ پرائیویٹ سیکرٹری میں جمع ہو کر اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ و دیگر افراد خاندان کے ساتھ الوداع کہنے کی سعادت حاصل کی روانگی سے قبل حضور نے اجتماعی دعا کرائی ۔ اس سفر میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مع محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق پرائیویٹ سیکرٹری بھی حضور کے ہمراہ تھے

اس مبارک قافلے میں ایک خوش قسمت بچی بھی شامل تھی جو سیرالیون مغربی افریقہ سے چند روز پہلے ربوہ پہنچی تھی تین چار سال کی اس بچی کو حضرت اقدس اور حضرت بیگم صاحبہ نے گزشتہ سال مغربی افریقہ کے تاریخی دورہ کے دوران اپنی بیٹی بنا لیا تھا اس بچی سے حضور کا یہ پیار اور یہ شفقت آپ کے اعلیٰ اخلاق کی مظہر اور انسانیت سے گہری محبت کی روشن دلیل ہے ۔ آپ نے افریقہ کے دورہ میں اسلامی مساوات کا جو سبق دیا تھا اور شرفِ انسانی کے قیام کا جو علم بلند کیا تھا ۔ یہ بچی اس کا زندہ ثبوت ہے ۔ دنیا یہ دیکھ کر انگشت بدنداں ہے کہ یہ وہی اہلِ افریقہ ہیں جن سے تہذیب و تمدن کے اجارہ دار رنگ و نسل کا امتیاز روا رکھتے تھے ، انہیں بنظر حقارت دیکھتے تھے ، اُن سے معمولی میل جول تک کے روادار نہ تھے مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے قدوم میمنت لزوم سے ان کی ایسی کایا پلٹ گئی کہ انہیں نہ صرف انسانی شرف اور عزت و احترام کا مقام ملا بلکہ وہ حلقۂ ارادت سے نکل کر حضور پُر نور کی شرفِ فرزندیت کے اعلیٰ درجہ تک جا پہنچے ۔

ساڑھے ایک بجے بعد دوپہر حضور مع قافلہ کلر کہار پہنچے اور ڈاک بنگلے میں قیام فرما ہوئے کلر کہار میں حضور کے دوپہر کے کھانے اور شام کی چائے کے پروگرام کے پیش نظر مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد نے حضور کی خدمت میں درخواست کی تھی کہ حضور جماعت احمدیہ اسلام آباد کی طرف سے کھانے کی دعوت قبول فرمائیں ۔ حضور نے اس دعوت کو قبول فرما لیا تھا ۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب اپنے رفقاء کے ہمراہ صبح آٹھ بجے کلر کہار میں پہنچ گئے اور حضور کی تشریف آوری سے پہلے کھانا کا انتظام کیا ۔ مکرم مرزا عبد الحق صاحب صوبائی امیر ، مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی ، مکرم مبارک احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چکوال کے علاوہ راولپنڈی ۔ سرگودھا ۔ کلر کہار ۔ چواسیدن شاہ کے بعض دیگر احباب بھی کثیر تعداد میں حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے اور حضور کی ملاقات سے بہرہ ور ہوئے ملاقات کے بعد ۔ حضور ایدہ اللہ نے مکرم ورک صاحب سے فرمایا کہ بہت سے مہمان بھی آ گئے ہیں ۔ کیا کھانا ہم سب کے لئے کفایت کرے گا ؟ مکرم ملک صاحب نے اللہ تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ رکھتے ہوئے عرض کیا انشاء اللہ کھانا کافی ہو گا ۔ دراصل کھانا صرف ۔۰ ۔ کس کے لئے تیار کیا گیا تھا مگر یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور کی برکت کا کرشمہ تھا کہ کھانے والوں کی تعداد ۲۰۰ سے بھی اوپر ہو گئی اور پھر بھی کچھ کھانا بچ رہا ۔

ساڑھے پانچ بجے شام کی چائے سے فارغ ہونے پر حضور مع قافلہ کلر کہار سے روانہ ہو کر رات کے ساڑھے آٹھ بجے اسلام آباد میں مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی کوٹھی پر رونق افروز ہوئے ۔ اگلے روز مورخہ ۲۲ ر وفا صبح دس بجے حضور اس کوٹھی میں تشریف لے گئے جو حضور کے قیام کے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لئے مخصوص ہے اس کوٹھی میں فرنیچر اور دیگر ضروری سامان ضروریات اور لوازمات کا انتظام جماعت احمدیہ راولپنڈی نے کیا ہے چنانچہ احباب مکرم چوہدری احمد جان صاحب کی زیر ہدایت کئی دن تک دن رات کام کرتے رہے ان محبت اور اخلاص میں کہ حضور کو یہاں زیادہ سے زیادہ سہولت آرام اور سکون میسر آئے ۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیراً ۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے حضور کے قیام گاہ کی آرائش وغیرہ کا انتظام راولپنڈی کی جماعت کے سپرد تھا ۔ اسلام آباد کی جماعت بھی اظہارِ خلوص اور ارادتمندی کا موقعہ چاہتی تھی لیکن مصلحتاً خاموش تھی ۔ حضور ان کے دلی جذبات اور خلوص کے پیشِ نظر ازراہِ شفقت ان کی طرف سے اپنے عملے سمیت تین دن تک کی دعوت طعام قبول فرما لی ۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ اسلام آباد نے اس موقعہ کو غنیمت جانا اور اپنے امیر مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ورک کے زیرِ انتظام نہایت اخلاص اور مستعدی سے تین دن تک دعوت کا انتظام کیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے اور اپنے بے انتہا فضلوں سے نوازے ۔

حضرت اقدس کی صحت کے پیش نظر عام ملاقاتوں کا سلسلہ وقتی طور پر بند ہے لیکن سینکڑوں پروانے حضور کی دید و ملاقات کے اشتیاق میں دیوانہ وار چلے آتے ہیں ان کے احساسات اور جذبات کی کیفیت ، اور حضور ایدہ اللہ سے والہانہ عقیدت و محبت کو میرے لئے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے ۔ شام کے وقت جب احباب کا ہجوم ہو گیا اور حضور کی خدمت بابرکت میں اطلاع ہوئی تو باوجود اس کے کہ حضور کو ضعف تھا ۔ کیونکہ دن بھر گرمی کی وجہ سے حضور زیادہ دیر اور پوری طرح آرام بھی نہ کر سکے تھے حضور کوٹھی سے باہر تشریف لائے ۔ احباب کو مصافحہ کرنے کا موقع دیا اور پھر قریباً ایک گھنٹے تک ۔ اُن سے گفتگو فرماتے رہے ۔

اس موقعہ پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد بھی حضور کی خدمت میں حاضر تھے ۔ محترم مولانا صاحب کچھ عرصہ سے عارضہ بخار میں بیمار ہیں اور راولپنڈی میں محترم کرنل ڈاکٹر ضیاء الحسن صاحب کے زیر علاج تھے ۔ حضور نے ان کی بیماری کے متعلق دریافت کرتے ہوئے فرمایا ۔ آپ کو ٹائیفائیڈ نہیں ہے ۔ اخبار میں غلط چھپ گیا ہے آپ کو تو پیرا ٹائیفائیڈ ہے مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے جو پاس ہی کھڑے تھے عرض کیا حضور کی تشخیص صحیح ہے ۔ اس ضمن میں حضور نے اینٹی بائیوٹکس اور سنتھیٹک دوائیوں کے مضر اثرات کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکیمانہ ارشاد

"لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ"

کی تشریح فرمائی ۔ آپ نے فرمایا اس حدیث کے یہ معنے ہیں کہ کسی سنتھیٹک یعنی مصنوعی دوائی کی ضرورت نہیں ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کی دوا پیدا کی ہے البتہ یہ انسان کا کام ہے وہ اپنی عقل خدا داد سے اُسے معلوم کرنے کی کوشش کرے ۔ آپ نے فرمایا یہ مصنوعی ادویہ تو زمانہ حال کی ایجاد ہیں حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے لوگوں کو بیماریوں کا تسلی بخش علاج ملتا رہا ہے کہ ان کی پہلے ضرورت نہیں پڑی تو آج کیسے پڑ گئی ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا گرمی کی وجہ سے مجھے ضعف ہو جاتا ہے اور بعض اوقات نظام ہضم میں خلل ہو جاتا ہے چنانچہ پچھلے دنوں ربوہ میں گرمی کی وجہ سے شدید گرمی کی نکہت

خود کر آئی تھی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا وہ ۳۰۰ سے گر کر ۲۰۰ پر آ گئی ہے گھٹنوں میں تختی پیدا ہو گئی تھی اس میں بھی اب بفضلہ تعالیٰ افاقہ ہے۔ احباب کو بھی میری اس بیماری میں بڑے صبر آزما دور سے گذرنا پڑا ہے۔ فرمایا میں ربوہ میں چاہتا تھا کہ نماز جمعہ پڑھاؤں جس کی صورت یہ ہو سکتی تھی کہ خطبہ جمعہ میں دوں اور نماز کوئی اور پڑھائے لیکن اس بارہ میں براہِ راست کوئی حوالہ نہ مل سکا۔ میں چاہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول یا عمل یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی ارشاد مل جائے جس میں اس امر کی اجازت ہو کہ خطبہ امام دے اور نماز کوئی اور پڑھائے تاکہ یہ مسئلہ پوری طرح صاف ہو جائے۔

فرمایا اس دفعہ جو لڑکے فضل عمر تعلیم القرآن میں شامل ہوئے ہیں وہ پوری سنجیدگی سے استفادہ نہیں کر رہے تھے یہاں تک کہ آدابِ مساجد بھی ملحوظ نہیں رکھتے تھے۔ اس لئے میں نے اس کلاس کا طریق بدل دیا ہے۔ دراصل اس میں بچوں کا اتنا قصور نہیں جتنا ان کے والدین یا مقامی تنظیموں کا قصور ہے جنہوں نے ان کی تربیت کرنے میں غفلت سے کام لیا ہے اب آئندہ اس کلاس کے چار ہفتوں میں سے پہلا ہفتہ مقامی طور پر امرائے اضلاع کے زیر انتظام کلاس ہوا کرے گی۔ جس میں بچوں کو آداب مسجد اور دیگر چھوٹے چھوٹے مسائل سکھائے جائیں گے اور باقی ۳ ہفتے ربوہ میں مرکزی انتظام کے ماتحت کلاس ہوگی جسے ہر لحاظ سے زیادہ سے زیادہ مفید اور نتیجہ خیز بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

آپ نے فرمایا مومن وہ ہے جو ایمان کے جملہ تقاضوں کو اس رنگ میں پورا کرتا ہے جس رنگ میں قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا منشاء ہے۔ جو شخص ایمان کا دعویٰ کرتا ہے مگر اس پر پورا نہیں اترتا وہ یا تو کمزور ایمان والا ہے یا پھر منافق ہے فرمایا مومنین کے گروہ میں جو لاکھوں کروڑوں اولیاء اللہ ہوئے ہیں انہوں نے اپنے اپنے وقت میں تجدید دین اور اشاعتِ اسلام کی خدمت انجام دی ہے حدیثوں میں اگرچہ مجددین کا ذکر آتا ہے لیکن قرآن کریم نے تو صرف خلافت کا ذکر فرمایا ہے۔ دراصل مجددین کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات آیت استخلاف کی تفسیر ہیں زائد کچھ نہیں قرآن کریم کامل کتاب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ارشاد قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت کی ہی تفسیر و توضیح ہے جس کا اطلاق وقت اور حالات کا تقاضا ہے۔ پس قرآنی اصطلاح میں یہ لاکھوں کروڑوں اولیاء اللہ خلفاء ہیں البتہ یہ شرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں درجہ بدرجہ ملتا ہے یعنی درجات اور مراتب میں فرق ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معاً پہلے کی صدی میں حضرت عثمان بن فودیو اور حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اپنے مقام و مرتبہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے برابر نہ تھے کیونکہ دائرہ تجدید اپنے اپنے علاقہ تک محدود تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تجدید دین اور اشاعتِ اسلام کا دائرہ ساری دنیا پر محیط ہے آپ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کیلئے مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ خدائی حقیقی صفات پر ایمان لانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت محبت میں یکتا ہیں۔ آپ اولیاء اللہ اور بزرگانِ امت میں سب سے اونچا مقام رکھنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار میں مخلص اور منفرد ہونے کے لحاظ سے خاتم الخلفاء ہیں

مورخہ ۱۲؍ وفا کو سیدنا حضور ایدہ اللہ سات بجے شام باہر تشریف لائے اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک احباب میں رونق افروز رہے اس موقع پر مقامی جماعتوں کے علاوہ بیرونی جماعتوں کے بہت سے احباب کو بھی حضور سے ملاقات اور آپ کے کلمات طیبات سے متمتع ہونے کی سعادت ملی۔

گفتگو کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جانوروں مثلاً گھوڑوں اور مرغیوں کی افزائش نسل کا ذکر فرمایا مرغیوں کی نسبت بہتر نسل کی بطخیں پالنے کی ضرورت اور افادیت کو اپنے ذاتی تجربات کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے فرمایا بطخوں میں بیماری بہت کم پڑتی ہے مرغیوں کی دیکھ بھال کے لئے بہت اہتمام کرنا پڑتا ہے لیکن بطخوں کے لئے بس پانی درکار ہے یہ زیادہ تر پانی میں سے اپنی خوراک ڈھونڈھ لیتی ہیں۔ ایک دوست نے عرض کیا بطخ کے انڈے میں قدرے بدبو ہوتی ہے۔ فرمایا گندی نالیوں اور گندے پانیوں میں پلنے والی بطخوں کا گوشت اور انڈے واقعی بدبو دار ہوتے ہیں لیکن صاف پانی اور صاف غذا کھانے والی بطخوں کے انڈے اور گوشت میں بدبو نہیں ہوتی۔ فرمایا میں نے حکومت کے ایک اعلیٰ افسر کو یہ تجویز بھیجی تھی کہ اگر ربوہ سے جھنگ تک دریائے چناب کے کنارے کنارے سو میل تک بطخوں کے فارم بنا دیئے جائیں۔ تو معمولی خرچ پر کروڑوں کے حساب سے انڈے پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح صرف ضلع جھنگ [illegible] پاکستان کو انڈے سپلائی کر سکتا ہے

ایک غیر از جماعت زمیندار دوست نے بھی حضور سے ملاقات کی۔ وہ کہنے لگے مالک اور مزارع کے درمیان موجودہ تلخی نے آبائی گاؤں سے نقل مکانی کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ حضور نے فرمایا اگر حکومت اس تلخی کو دور کرنے کے لئے امیروں پر کوئی مالی بوجھ ڈال دیتی ہے تو انہیں بخوشی برداشت کر لینا چاہیئے۔ فرمایا انگلستان میں حکومت جس نسبت سے ٹیکس لگاتی ہے اس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اگر ان پر اتنے زیادہ ٹیکس نہ لگتے تو ان کا معاشرہ نہ جانے کب کا اشتراکی روپ دھار چکا ہوتا۔ یہ بھاری ٹیکس ہی ہیں جو انگلستان کو اشتراکی یلغار سے محفوظ رکھنے کا باعث بنے ہیں۔ فرمایا اگر غریب کے حقوق پیار سے اسے دے دیئے جائیں تو پھر نہ یہ معاشرتی تلخی پیدا ہوتی ہے اور نہ انقلاب کے پیشِ نظر بھاگنے کی نوبت آتی ہے۔ فرمایا اسلام عزت کی روٹی پر زور دیتا ہے اور بے عزتی کی عیش سے بچاتا ہے۔

آپ نے اسلام کے اقتصادی اصول اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی زندگی کے واقعات کی روشنی میں تفصیل سے بتایا کہ انسان انسان کی قوتوں اور استعدادوں میں فرق ہوتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی کا تجارتی ذہن ہے وہ جس کام میں ہاتھ ڈالتا ہے اس میں اس کو نفع ہی نفع ہوتا ہے۔ دوسرے کا تجارتی ذہن نہیں وہ چند سال میں اپنا جمع شدہ سرمایہ بھی گنوا بیٹھتا ہے۔ پھر اسلام ذرائع پیداوار پر قدغن نہیں لگاتا۔ البتہ جو مال جمع کیا ہے اس کے خرچ کرنے میں دخل دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اس میں سے اپنی ضروریات کے مطابق رکھ لو جو باقی بچ گیا ہے وہ دراصل کسی اور کا حصہ ہے جو تمہارے پاس آگیا ہے اس لئے اسے تقسیم کر دیا جو حقدار ہے اسے پہنچا دو۔ حق بحقدار رسید کی یہی وہ درمیانی راہ ہے جس پر چل کر معاشرتی ناہمواریاں دور ہو سکتی ہیں اور انسانی شرف اور عزت و احترام قائم رہ سکتی ہے۔ ورنہ اشتراکیت طبقاتی تقسیم کے مٹا دینے کا دعویٰ تو ضرور کرتی ہے لیکن عملاً ایک وزیر اور مزدور کے درمیان معیارِ زندگی کے لحاظ سے بھی زمین و آسمان کا فرق ہے۔

فرمایا ہماری تو عجیب حالت ہے ہم کسی کو مظلوم اور لاوارث نہیں دیکھ سکتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ تم عامۃ المسلمین کا بھی خیال رکھو۔ ان کا دکھ درد اپنا دکھ درد سمجھو کیونکہ یہ بھی آخر ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم انہیں لاوارث نہیں چھوڑ سکتے ہمیں ان سے پوری پوری ہمدردی ہے۔

فرمایا اسلامی معاشرہ تو محبت و اخوت کے رشتہ میں منسلک برادرانہ اور ہمدردانہ بنیادوں پر پروان چڑھتا اور باہمی کفر و الحاد کے فتووں سے یکسر پاک۔ رواداری اور حسن سلوک کا نمونہ ہوتا ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوسرے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مانع ارشاد مسلمانوں کو ہمیشہ دعوتِ فکر و عمل دیتا رہا ہے۔

آپ نے فرمایا انسان تو اشرف المخلوقات ہے۔ اور بنیادی طور پر انسانی شرف کا حامل اور عزت و احترام کا حقدار ہے۔ سید الاولین والآخرین حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے مکلّف رسول! اعلان کر دو

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ بلحاظ بشریت مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ اس عظیم اعلان کی عملی تفسیر ہے پس انسانِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی انسان کو حقیر اور بے عزت نہیں سمجھا تو آپ کی غلامی کا دم بھرنے والوں کے لئے یہ بات بدرجہ اولیٰ ضروری ہے کہ وہ کسی انسان کو بنظرِ حقارت نہ دیکھیں اور کسی سے غیر شریفانہ سلوک نہ کریں۔ کیونکہ کسی کو حقیر اور ذلیل سمجھنا انسانی شرف کے سراسر منافی ہے۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ احمدیت یہ دعویٰ لے کر اٹھی ہے کہ ہم نے ہمدردی اور پیار کے ساتھ دنیا کے دلوں کو جیتنا اور سارے حلقہ بگوشِ اسلام کرنا ہے۔ دنیا ہمارے راستے میں مشکلات کے پہاڑ کھڑے کرے کوئی پرواہ نہیں۔ مخالفتوں کے طوفان برپا کرے کوئی فکر نہیں۔ ہماری تحقیر و تذلیل کے سامان پیدا کرے کوئی فرق نہیں پڑتا ہم اسلامی محبت و اخوت کے حسین پیغام کا دنیا بھر میں پرچار کرتے رہیں گے ہمیں یقین ہے کہ انشاء اللہ پیار کا جواب بالآخر پیار کی صورت میں رونما ہو کر رہے گا۔ فرمایا آج سے بیاسی سال پہلے قادیان کی گمنام بستی سے اسلام کو

[illegible] ہو چکا ہیں جب کہ انتہا آواز اٹھی تھی اس اکیلی آواز کو خاموش کرنے کے لئے دنیا [illegible] اکٹھی ہو گئی آپ کے سلسلہ کو مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا مگر یہ [illegible] نہ سکی اور یہ سلسلہ کسی کے مٹانے سے مٹ نہ سکا اللہ تعالیٰ کی نصرت اور [illegible] پناہی کا یہ کرشمہ ہے کہ اب احمدیت کے ذریعہ اسلام کا ڈنکا دنیا کے [illegible] کونے میں بج رہا ہے۔ ایک وقت میں انگریزوں کو اس بات پر بڑا ناز تھا کہ ان کی سلطنت پر سورج کبھی غروب نہیں ہوتا اب ان کی سلطنت پر تو سورج غروب ہوتا ہے لیکن اگر سورج غروب نہیں ہوتا تو وہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر نہیں ہوتا فرمایا صرف مغربی افریقہ میں اس وقت تین لاکھ بالغ احمدی ہیں جنہوں نے اسلام کو حسنِ نیت اور خلوصِ دل سے قبول کیا ہے اور یہی حال دنیا میں بسنے والے دیگر احمدیوں کا ہے آپ نے اپنے گذشتہ سال مغربی افریقہ کے دورہ کا مختصر ذکر فرمایا۔ مخلصینِ احمدیت کی فدائیت اور اسلام کے لئے ان کی غیرت کے چند ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور پھر فرمایا میں اہل افریقہ سے یہ نہیں کہتا کہ تم احمدی ہو جاؤ۔ میں ان سے کہتا تھا کہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کا فیصلہ آسمان پر ہو چکا ہے اور یہ انقلاب احمدیت کے ذریعہ مقدر ہے۔ تم احمدیت کا مطالعہ کرو اگر سمجھ آئے تو مان لو اسلام نے تو بہر حال دنیا میں غالب ہونا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے جو کسی کے روکنے سے رک نہیں سکتی احمدیت اپنی جانی اور مالی قربانی کے ذریعہ اس عظیم جہاد میں مصروف ہے۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ تمہارا اس جدوجہد میں کتنا حصہ ہے۔

آخر میں حضور نے لائبیریا کے صدر ٹب مین کی وفات پر اظہارِ افسوس کیا اور ان کی مذہبی رواداری۔ رعایا پروری اور احمدیہ مشن کے ساتھ ہمدردانہ رویہ کی بہت تعریف کی

کل مورخہ ۲۵ ہر دنا کو بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ شام کے وقت تھوڑی دیر کے لئے باہر لان میں تشریف لائے اپنے خدام سے مصافحہ کرنے کے بعد بعض دوستوں سے ان کے حالات خصوصاً بیماری کے متعلق دریافت فرماتے رہے اس ضمن میں حضور نے بعض بیماریوں اور ان کے علاج کے لئے مختلف دوائیوں بالخصوص "محافظِ اجساد" کا تفصیلی ذکر فرمایا آپ نے اس محافظِ اجساد کے متعلق فرمایا کہ میرے نزدیک اسے محافظ اجساد باذن اللہ کے نام سے پکارنا چاہیئے کیونکہ باقی دوائیوں کی طرح یہ بھی ایک دوائی ہے اور کوئی دوا فی ذاتہٖ شفا نہیں دیتی جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو آپ نے اپنے ذاتی تجربہ کی روشنی میں بتایا کہ بیماری کا علاج اور دوائی کا استعمال اس نیت سے کرنا چاہیئے کہ شافی مطلق تو اللہ تعالیٰ ہے جب تک اللہ کا اذن نہ ہو کوئی دوا کارگر نہیں ہو سکتی فرمایا نہ تو دوائی کا استعمال ترک کرنا چاہیئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے۔ اور نہ دوائی پر بھروسہ کرنا چاہیئے کیونکہ یہ شرک ہے علی رؤس الاشہاد۔ حضور ایدہ اللہ کا بعض چیزوں یا دوائیوں کی حیرت انگیز تاثیرات کا ذکر کرنے پر مکرم خواجہ محمد عبدالغنی صاحب نے ایک احمدی دوست کا واقعہ عرض کیا جنہوں نے ایک سال جلسہ سالانہ پر آنے کے لئے اکیلے سکندر سے قادیان تک کا طویل سفر پیدل طے کیا تھا اس سفر پر روانگی سے قبل ان کے سر کے بال سفید تھے۔ لیکن قادیان پہنچتے پہنچتے ان کے بال سیاہ ہو گئے حضور نے فرمایا ہوا یہ تھا کہ ان کے پاس بندوق تھی راستے میں وہ جانوروں کا شکار کرتے آئے ان میں کوئی ایسا جانور تھا جس کے کھانے سے چند دن کے اندر بالوں کی سفیدی حیرت انگیز طور پر سیاہی میں بدل گئی۔

اسی اثناء میں ملک حبیب اللہ صاحب ڈرائیور فضلِ عمر ہسپتال ربوہ نے اپنی دو چھوٹی بچیوں کو حضور کی خدمت میں پیش کیا اور ان کے لئے درخواستِ دعا کی ان میں سے ایک بچی بہت ہی کمزور تھی۔ حضور نے فرمایا اکثر بچے دبلے پتلے اس لئے رہ جاتے ہیں کہ کھانے پینے کے بارے میں ماں باپ ان پر اپنی مرضی مسلط کر دیتے ہیں۔ وہ بچوں سے کہتے ہیں۔ یہ چیز کھانی ہے اور یہ چیز نہیں کھانی حالانکہ بچے میں خود اس کے اندر اس کے مناسب حال ایک سمجھ ملکہ پیدا ہوتی ہے اس لئے بچہ جو چیز کھانا چاہے کسی کو اس کی خواہش میں روک نہیں بننا چاہیئے۔

درخواست ہائے دعا — مکرم مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب اپنے بعض مقاصد میں کامیابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ — عزیز مکرم مولوی حمید الدین شمس اور عزیز محمد ایوب ساجد مبلغ سلسلہ ہائے تبلیغ میں کامیابی اور مقاصد حسنہ میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں　(ایڈیٹر)

افسوس خان بہادر محمد علی خان صاحب آف کیرنگ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

جماعت احمدیہ کیرنگ کی مایہ ناز شخصیت جناب الحاج خان بہادر محمد علی خان صاحب ریٹائرڈ S.D.O ریجن (آئی۔ اے۔ ایس) بعمر ۸۵ سال مورخہ ۸-۸ کو دن کے ۲½ بجے ہم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو کر اپنے مولا کریم سے جا ملے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

محترم مرحوم اپنے بچپن سے لے کر وفات تک جو نیک اخلاق ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں۔ وہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ جس طرح کہتے ہیں کہ تلسی کے پتوں سے خوشبو آتی ہے مرحوم اسی کے مصداق تھے۔ مرحوم اپنے بچپن میں ہی اپنے استاد مکرم جناب مولوی رسول بخش صاحب مرحوم کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوئے صرف احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے آپکے والدین اور دیگر قریبی رشتہ دار آپ کے دشمن بن گئے اور مختلف قسم کی ایذا پہنچائیں لیکن مرحوم چٹان کی طرح اپنے ایمان پر قائم رہے۔ اڑیسہ میں احمدیوں میں سب سے پہلے بی۔ اے پاس کر کے سب ڈپٹی میں مقرر ہوئے اور ترقی کر کے کلکٹر تک پہنچے مرحوم کے کاموں سے خوش ہو کر گورنمنٹ نے آپ کو "خان بہادر" کا لقب عطا کیا تھا۔ مرحوم ۱۹۴۵ء میں ریٹائر ہو کر اللہ اور اس کے رسول کے ذکر میں مشغول ہو گئے۔ مرحوم پنج ارکانِ اسلام پر خود عمل کرتے اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے کی تلقین کرتے رہتے۔ روزانہ صبح تلاوتِ قرآن کیا کرتے اور دوسرے اوقات میں حضرت مسیح موعود کے درِ ثمین شعر پڑھا کرتے تھے۔ مرحوم ۱۹۶۳ء میں فریضہ حج ادا کیا مدینہ منورہ کی بھی زیارت کی حج سے فارغ ہو کر لندن تشریف لے گئے۔ جہاں آپکے بڑے صاحبزادہ (صاحب) آئی۔ سی۔ ایس ۔۔۔۔ پاس کر کے قریباً ۲ سال سے مقیم ہیں۔ مرحوم ان سے ملاقات کرنے کے بعد احمدیہ مشن بھی تشریف لے گئے جس کا ذکر خیر ہمیشہ زبان پر رہا وفات کے وقت آپکا چھوٹا صاحبزادہ جناب مشرافت احمد خان صاحب (جو کہ کلکتہ میں امریکن ہائی کمشنر آفس میں کام کرتے ہیں) بمعہ بیگم صاحبہ (بیوی) کے موجود تھے۔ اس کے علاوہ آپ کے دو داماد جناب محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی و جناب ڈاکٹر مرزا آدم علی بیگ صاحب اور دونوں کے اہل خانہ بھی موجود تھے انکے علاوہ سارے قریبی رشتہ دار بھی موجود تھے وفات کے وقت ۔۔۔۔۔۔۔ کافی ہندو بھی آپکے فراق میں رو رہے تھے۔ مرحوم اپنی زندگی میں کافی ہندو اور مسلمان طلباء کو امداد دیتے رہے خاص کر کیرنگ میں علم کو وسعت دینے کے لئے ایک انگریزی مڈل اسکول جاری کرایا جسے چند سال بعد ہائی اسکول بنا دیا اس صدقہ جاریہ سے کیرنگ اور ارد گرد کے بچے مستفید ہو رہے ہیں۔ مرحوم اپنے پیچھے دو لڑکے اور تین لڑکیاں اور ایک بیوہ چھوڑ گئے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے آمین

خاکسار۔ انیس الرحمان خان سیکرٹری احمدیہ ہائی اسکول کیرنگ۔ (اڑیسہ)

اعلاناتِ نکاح

(۱) میرے بھتیجے ناصر احمد صاحب سلمہ ولد محترم محمد سلیمان صاحب مرحوم ساکن حیدرآباد کا نکاح عزیزہ نور جہاں بیگم صاحبہ سلمہا بنت محترم محمد عبدالواسع صاحب ساکن کرنول سے بعوض مہر مبلغ ۱۵۰۰/- روپے (۲) ۔۔۔۔ اور میری بھتیجی عزیزہ ناصرہ بیگم صاحبہ سلمہا بنت محترم محمد سلیمان صاحب مرحوم ساکن حیدرآباد کا نکاح عزیز بشیر احمد سلمہ ولد محترم محمد عبدالواسع صاحب ساکن کرنول بعوض مہر مبلغ ۱۵۰۰/- روپے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے ۱۶ اگست بروز جمعہ قبل خطبہ جمعہ بمقام احمدیہ مسجد بی بی بازار حیدرآباد پڑھا۔

تمام بزرگان سلسلہ اور درویشان کرام سے مؤدبانہ دعا کی درخواست ہے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہوں اور محبت بڑھے نیک ثمرات برآمد ہوں آمین

خاکسار بشیر الدین احمد باغ ہومیوریون حیدرآباد

جماعتِ احمدیہ کا نصب العین

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل انچارج مبلغ حیدرآباد

مورخہ ... جولائی ... میں حیدرآباد میں احمدیہ جوبلی ہال کی تعمیرِ جدید کا سنگِ بنیاد نصب کئے جانے کے موقعہ پر جو تقریب منعقد ہوئی اس وقت مبلغ سلسلہ مولوی عبدالحق صاحب نے عنوانِ بالا سے جو تقریر کی اسے افادۂ احباب کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے ________ (ادارہ)

جماعتِ احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے۔ احمدیت کسی نئے مذہب اور دین کا نام نہیں ہے بلکہ یہ مقدس جماعت اپنے امتیازی نام اور کام کے اس پر آشوب دور میں حقیقی اسلام کو لے کر کھڑی ہوئی ہے اور اللہ تعالےٰ نے خود اپنے عظیم وعدوں کے مطابق اس کو کھڑا کیا ہے اور اس کا نصب العین وہی ہے جس کو آج سے چودہ سو سال قبل سید الاولین والآخرین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا تھا۔ اور آج دنیا کے فرزندوں نے اسے بھلا دیا ہے اور یہ نصب العین جسے اسلام نے پیش کیا ہے۔ بنیادی طور پر ہر اس نبی، رسول، رشی، منی اور اوتار کا تھا۔ جو مختلف اقوام اور ممالک اور مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق و صداقت کے ساتھ مبعوث ہوتے رہے ہیں اللہ تعالےٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے کہ:-

"ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت"

یعنی ہم نے ہر قوم میں نبی بھیجے جن سب کی بنیادی تعلیم یہی تھی کہ ایک خدا کی عبادت کرو اسکی صفات کو اپنے اندر پیدا کرو اور بدی گناہ اور پاپ سے بچو اور نیک اور پُرامن راستوں کو اختیار کرو ہر بدی اور گناہ چونکہ ایک نیا نمونہ پیدا کرتا ہے۔ اس لئے اس بعثت کا ... تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا نصب العین ایک خدا کی پرستش اور اس کی مخلوق کے ساتھ سچی خیر خواہی اور ہمدردی ثابت ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ کا بھی بنیادی نصب العین یہی ہے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ:-

"میری ہمدردی کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے۔ اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے۔ اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور ایک بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے۔ اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے۔ جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا چاندی ہے وہ ہیرا کیا ہے؟

سچا خدا

اور اس کا حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا پس اس قدر دولت پاکر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریک اور تنگ گذارنی پر میری جان گھٹی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہرات ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پُر ہو جائیں۔"
(اربعین)

احبابِ کرام! دورِ حاضر سائنس کی بے پناہ اور حیرت انگیز ترقیات کا دور ہے یہ دھواں چھوڑتی ہوئی شعلہ باز تیز رفتار ریلیں، موٹریں اور ہوائی جہاز اور برقی تاروں سے الجھتی ہوئی اور چمکتی دمکتی ہوئی بجلیاں اور فضاؤں کی لہروں سے ٹکراتی ہوئی اور گونجتی ہوئی ریڈیائی آوازیں اور آسمانی کُرّوں کو چھوتے ہوئے راکٹ اور سپٹنگ اور دوسری بے نظیر سائنسی ترقیات نے ہماری دنیا کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے اور ساری دنیا کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس قدر قریب کر دیا ہے کہ گویا مادی اعتبار سے تمام دنیا ایک ہی شہر میں آباد ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اس عظیم الشان اور چونکا دینے والی حقیقت کا بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جس نسبت سے سائنسی اور مادی اعتبار سے انسان بامِ عروج تک پہنچ گیا ہے اسی نسبت سے روحانی اور اخلاقی اعتبار سے وہ قعرِ ضلالت میں گر گیا ہے۔ حالانکہ انسان روح اور جسم دو چیزوں سے مرکب ہے۔ اسے جہاں اس فانی جسم کے قائم رکھنے کے لئے مادی ساز و سامان کی ضرورت ہے۔ اس سے بڑھ کر روحانی اور اخلاقی بلندی کے ساز و سامان کی اسے ضرورت ہے روح اور مادہ کا یہ چونکا دینے والا تفاوت ہم کرۂ ارض کے ہر خطہ اور گوشہ میں دیکھ سکتے ہیں اور اس عظیم تفاوت کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم چشمِ مشاہدہ سے دیکھ رہے ہیں کہ دورِ حاضر کی سائنسی اقتصادی اور سیاسی یعنی مادیت کی باگ ڈور ان دو عظیم قوموں کے ہاتھ میں ہے جن میں سے ایک قوم تو سرے سے خدا کے وجود ہی انکار کر رہی ہے اور دوسری قوم نے ایک کمزور انسان کو خدا کی خدائی میں شریک ٹھہرا رکھا ہے ع

"دین کا گھر خالی اور دنیا ہیں اُبھرے منارے"
(مسیح موعودؑ)

پس جماعتِ احمدیہ کے قیام اور نصب العین کی ضرورت و اہمیت اور اس کی عظمت ظاہر و باہر ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ ایک مقام پر فرماتے ہیں:-

"اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے۔ جو تمہیں بچا لے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں؟ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں؟ تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں"
(کشتی نوح صـ۲۰)

پیشوایانِ مذاہب

احبابِ کرام! آج مذہبی لوگ مذہب کی حقیقت سے اس قدر دور جا چکے ہیں کہ ایک دوسرے کے مذہبی پیشوایان کا واجبی احترام نہیں کیا جاتا اور مذہب کو ایک فتنہ فساد اور دائمی منافرت کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ اور مذہب کے نام پر خون کی ہولی کھیلی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ سب کچھ مذہب کی حقیقت کے خلاف ہے جماعت احمدیہ کے نصب العین کا یہ بھی ایک عظیم حصّہ ہے کہ تمام سچے مذاہب کے پیشوایان کی عزت اور تکریم کو دنیا میں قائم کیا جائے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ علیہ السلام اس حقیقت کا انکشاف کرتے ہوئے ایک مقام پر فرماتے ہیں:-

"یہ اصول نہایت ہی پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا ہے اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے۔ کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا

نے کروڑہا دلوں میں ان کی حرمت و عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھایا اس اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اسی تعریف کے نیچے آگئی ہیں۔ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔"

(تحفہ قیصریہ)

معزز سامعین! دنیا کا آخری مذہب اسلام ہے۔ جس میں تمام مذاہب کی بنیادی اور قائم رہنے والی تعلیم کو جمع کر دیا گیا ہے

"فیہ کتب قیمۃ"

اور جس میں یہ پاکیزہ تعلیم دی گئی ہے کہ:۔

"صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ"

یعنی اے لوگو تم اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ اس سے بڑھ کر کوئی خوبصورت رنگ نہیں ہو سکتا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "تخلقوا باخلاق اللہ" کہ تم اللہ تعالیٰ کے اخلاق اختیار کرو اللہ تعالیٰ کے سورج اور چاند کی روشنی ہندو، سکھ، مسلم عیسائی اور پارسی سب کے گھروں کو روشن اور منور کرتی ہے۔ اس کا پانی بلا لحاظ مذہب و ملت سب کی پیاس بجھاتا ہے۔ اور اس کی ہوا سب کو ہی زندگی بخشتی ہے۔ اس لئے مذہب کی حقیقی روح یہی ہے کہ بلا لحاظ مذہب و ملت اور فرقہ انسان کی خیر خواہی تمام بنی نوع انسان تک پہنچے لہٰذا جماعت احمدیہ کے نصب العین کا یہ پہلو بھی ایک پر عظمت حقیقت ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں۔

"میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی سے بیزاری میرا اصول ہے۔"

(اربعین ص۲)

حاضرین عظام! کرہ ارض پر آج جسقدر مذاہب پائے جاتے ہیں وہ سب یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں نبیوں اور رسولوں پر عظیم الشان علم الغیب پر مشتمل متحدیانہ کلام وحی اور الہام آکاش بانی کے ذریعہ سے نازل کرتا رہا ہے لیکن ساتھ ہی ان جملہ مذاہب کے پیرو متفقہ طور پر یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ خدا پہلے بولتا تھا۔ اب نہیں بولتا اور یہ کہ اب وہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا ہے۔ اس عقیدہ نے مذہبی دنیا کو بیخ و بن سے ہلا کر رکھ دیا ہے دور حاضر کی واحد جماعت جماعت احمدیہ ہی ہے جس کی بنیاد ہی اس عظیم الشان اصول پر رکھی گئی ہے۔ کہ وہ خدا جو پہلے بولتا تھا۔ اب بھی بولتا ہے سے

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

(مسیح موعودؑ)

اس اعتبار سے جماعت احمدیہ تمام مذہبی دنیا کو Lead (لیڈ) کر رہی ہے اور ایک بلند ترین مقام پر فائز ہے۔ لیکن یہ مقام جماعت احمدیہ کے لئے بڑا صبر آزما بھی ہے۔ کیونکہ جہاں اس مادی اقوام کو Lead کرنے والی اقوام جو خدا کی ہستی کا ہی انکار کر رہی ہیں۔ اور خدا کا شریک انسان کو ٹھہرا رہی ہیں مادی ساز و سامان کے نشہ میں چور ہو کر ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم وغیرہ جیسے ہلاکت آفریں ہتھیاروں سے بنی نوع انسان کو ڈرا ڈرا کر دنیا میں امن قائم کرنے کے مدعی ہیں۔ وہاں جماعت احمدیہ جو آج کی ساری مذہبی دنیا کو Lead کر رہی ہے محض ہمدردی، محبت سچائی آسمانی نشانوں کو نرمی اور عاجزی کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کر کے دنیا میں امن قائم کرنے کی مدعی ہے اور شدید ترین مخالفتوں اور ناساعد حالات کے باوجود زمین کے کناروں تک کامیابی ہاں کامیابی! حاصل کر رہی ہے کیونکہ قرآن شریف نے واشگاف الفاظ میں اس حقیقت کو یہ بیان فرمایا ہے کہ

"لا اکراہ فی الدین"

یعنی مذہب کے قبول کرنے یا انکار کرنے میں کسی قسم کا جبر و تشدد جائز نہیں ہے۔ اور اس طرح پر امن ماحول میں خدا تعالیٰ کی میٹھی آواز تمام بنی نوع انسان کو پہنچا رہے ہیں اس حقیقت کو بیان فرماتے ہوئے ایک مقام پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ نرمی اور آہستگی سے اور حلم اور غربت کے ساتھ اس خدا کی طرف لوگوں کو توجہ دلاؤں جو سچا خدا قدیم اور غیر متغیر ہے اور کامل تقدیر اور کامل حلم اور کامل رحم اور کامل انصاف رکھتا ہے اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہی ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔ مجھے اس نے بھیجا ہے کہ تا میں امن اور حلم کے ساتھ دنیا کو سچے خدا کی طرف رہبری کروں اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کروں اور مجھے اس نے حق کے طالبوں کو تسلی پانے کیلئے آسمانی نشان بھی عطا فرمائے ہیں اور میری تائید میں اپنے عجیب کام دکھائے ہیں۔ اور غیب کی باتیں اور آئندہ کے بھید جو خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں کی رو سے صادق کی شناخت کے لئے اصل معیار ہے میرے پر کھولے ہیں اور پاک معارف اور علوم مجھے عطا فرمائے ہیں اس لئے ان روحوں نے مجھ سے دشمنی کی جو سچائی کو نہیں جانتیں مگر میں نے چاہا کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے نوع انسان کی ہمدردی کروں"

(مسیح ہندوستان میں ص۴)

احباب کرام! سرزمین بھارت مقدس کی سرزمین قادیان دارالامان سے اٹھنے والی یہ آواز کہ وہ خدا جو پہلے بولتا تھا۔ اب بھی بولتا ہے۔ ہر قابل ذکر ملک میں پہنچی اور قبول کی گئی ہے۔ اور یہ امر ایک عظیم الشان برہان ہے۔ صداقت احمدیت اور اس کے نصب العین کی سچائی پر گزشتہ سال حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے پانچ افریقن ممالک کا دورہ کرتے ہوئے ان سیاہ فام مگر نور دل سے منور لاکھوں لوگوں کو حضور نے یہ نعرہ دیا ہے کہ

"انسانیت زندہ باد"

اور درحقیقت یہی جماعت احمدیہ کا نصب العین ہے۔ لفظ انسان انس سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنے پیار اور محبت کے ہیں "الف نون" تثنیہ کا ہے۔ جو دو چیزوں کو ظاہر کرتا ہے اس اعتبار سے اس کے معنے یہ بنتے ہیں کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ کامل محبت ہو اور دوسری طرف تمام بنی نوع انسان بلا امتیاز مذہب و ملت ہر گورے کالے سرخ و سفید کے ساتھ سچی ہمدردی ہو۔ تب انسان حقیقت میں انسان کہلانے کا مستحق ہوتا ہے پس آج مادی طاقتوں کے مقابل پر جماعت احمدیہ نے یہ حسین نعرہ بنی نوع انسان کو دیا ہے کہ۔

"انسانیت زندہ باد"

اور یہی جماعت احمدیہ کا بنیادی نصب العین ہے۔

حاضرین کرام! ایک اور طرح سے بھی جماعت احمدیہ تمام مذہبی دنیا کی نمائندگی کر رہی ہے اس طرح کہ روئے زمین پر آباد مذاہب کے تمام پیرو اپنی اپنی مذہبی کتابوں کی پیشگوئیوں کے مطابق ایک عظیم انسان مصلح ریفارمر اوتار مسیح اللہ اور اوتار کی آمد کے منتظر ہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ علیہ السلام کا دعویٰ موعود اقوام عالم ہونے کا ہے۔ اور اس طرح تمام مذاہب کی پیشگوئیاں دور حاضر میں احمدیت کے وجود میں پر عظمت انداز میں پوری ہو رہی ہیں اور جس طرح دور حاضر کی بے پناہ سائنسی ترقی نے مادی اعتبار سے تمام دنیا کو ایک پلیٹ فارم پر لا کر کھڑا کر دیا ہے اسی طرح مذہبی اور روحانی دنیا میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ علیہ السلام تمام اقوام کے موعود ہونے کا دعویٰ کر کے روحانی اور مذہبی لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر کھڑا کر دیا ہے۔ حضور تین بڑے مذاہب کا ذکر کرتے ہوئے ایک مقام پر فرماتے ہیں:۔

"میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے

اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں۔

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳)

سامعین کرام! ان تشریحات سے ظاہر و عیاں ہے کہ جماعت احمدیہ کا نصب العین وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ان پاکباز بندوں انبیاء کرام و مرسلین و ہادیوں کا تھا جو مختلف اقوام اور مختلف اوقات میں نوع انسان کی اصلاح و ہدایت کے لئے مبعوث ہوتے رہے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے رہے قرآن کریم نے اس حقیقت کو ایک مقام پر اس طرح بیان فرمایا ہے کہ:-

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی ـــــ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ سے یہ قانون بنا لیا ہے کہ خدا اور اس کے مرسلین ہمیشہ کامیاب ہوتے رہیں گے چنانچہ روئے زمین پر پھیلے ہوئے مذاہب جو سینکڑوں اور ہزاروں سالوں سے کروڑوں کی تعداد میں اپنے پیشوایان کا احترام کرتے چلے آتے ہیں یہ امر قرآن کریم کی اس آیت کی رو سے ان پیشوایان مذاہب کی صداقت پر ایک شاہد برہان اور چمکتا ہوا نشان ہے اس اعتبار سے بھی جماعت احمدیہ تمام سچے مذاہب کی نمائندگی کر رہی ہے چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام اس پہلو کو ملحوظ رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو میرے دل کے بھید جاننے والا ہے میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو میرے ہر حال میں غیب دان ہے میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو میری چیخ و پکار اور دعاؤں کو سنتا ہے کہ میں اس رحیم و کریم خدا کی طرف سے اس گمراہی کے زمانہ میں رسول ہو کر بھیجا گیا ہوں خدا نے ابتداء سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنی سنت اور قانون قرار دے دیا ہے کہ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب ہوں گے پس چونکہ میں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں۔ مگر بغیر شریعت اور بغیر دعوے اور بغیر نام کے بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑ کر اور اسی میں ہو کر اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہوں اس لئے میں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے۔ ایسا ہی اب میرے حق میں سچا نکلے گا"

(۲) عالمی مذہبی جوبلی ہال کی تعمیر جدید کا سنگ بنیاد اسی نصب العین کا ایک مظہر ہے اور جیسا کہ بتایا گیا ہے جماعت احمدیہ کا نصب العین وہ عزت و وقار رکھتا ہے کہ دور حاضر میں اس کی نظیر نہیں ملتی کیونکہ آج یہی واحد جماعت ہے جو درحقیقت ان تمام مذاہب کی حقیقی نمائندگی کر رہی ہے جو وقتاً فوقتاً مختلف اقوام اور ممالک میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم ہوتے رہے اور جن کی قائم رہنے والی تعلیمات کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ اسلام نے اپنے اندر سمو لیا۔ لہٰذا جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہو رہی ہے وہ درحقیقت روئے زمین پر پھیلے ہوئے حق و صداقت پر قائم ہونے والے تمام مذاہب کی نشاۃ ثانیہ ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہینسہ احمدیہ جوبلی ہال کی اس تعمیر جدید کو اس مقصد اور نصب العین کا منبع بنائے جس کے ساتھ موعود اقوام عالم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔

اللّٰھم آمین یا رب العالمین

درخواست ہائے دعا

• اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بھتیجی عزیزہ نجمی خالدہ قریشی صاحبہ بنت برادر محترم محمد شمادن صاحب قریشی کو ڈاکٹری میں داخلہ کے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور اسے شاندار مستقبل نصیب ہو آمین۔

اس خوشی میں عزیزہ موصوفہ کی والدہ محترمہ اور آپ کی پھوپھی صاحبہ نے اعانت بدر میں ۔/۵ روپے مساجد بیرون فنڈ میں بطور شکرانہ ۔/۳۰ روپے جمع کرائے ہیں۔

خاکسار۔ ڈاکٹر محمد عابد از شاہجہانپور

• عزیز قریشی سعید احمد صاحب رڈیس کا ننھا بچہ عزیز فرید احمد سیٹھ کچھ عرصہ سے بعض عوارض کے سبب بیمار ہے۔ احباب سے کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر بدر)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے

حیدرآباد شہر میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تشریف آوری

اور

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کا تربیتی جلسہ

(رپورٹ مرسلہ محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن)

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہیں کہ اس نے پھر ایک مرتبہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک ذی مرتبت ہستی کو ہمارے درمیان جلوہ افروز فرمایا۔

مورخہ ۲۵ جولائی بروز اتوار مقامی لجنہ کا ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ احمدیہ مسجد میں منعقد ہوا حیدرآباد سکندرآباد کی احمدی خواتین کثیر تعداد میں تشریف لائیں۔ پانچ بجے شام جلسہ کی کارروائی کا آغاز محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ کی تلاوت اور محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ کی گل پوشی اور امۃ العزیز صاحبہ کی نعت سے ہوا خاکسار نے سپاسنامہ پیش کیا جس کے جواب میں محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے مقامی حالات کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزار دل درود و سلام بھیجتے ہوئے اپنی دلپذیر تقریر کا آغاز فرمایا اور بتایا کہ جس شریعت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اسے دنیا بھلا چکی تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر اسے تازہ کیا۔ حضور علیہ السلام کا عظیم الشان کام اشاعت اسلام اور اشاعت قرآن ہے۔

سیدہ موصوفہ نے مستورات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم احمدی عورتوں کا کام بھی یہی ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم خود پڑھیں اس پر عمل کریں اور دوسروں کو پڑھائیں اور عمل کرنے کی تلقین کریں۔ آپ نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد حضور کے خلفاء نے بھی جماعت کو اس اہم فریضہ کی طرف بار بار توجہ دلائی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تو ایک مہم کے طور پر اس کام کو ساری جماعت میں جاری کرنے کی خاص تاکید فرمائی ہے۔

محترمہ صدر صاحبہ نے فرمایا حیدرآباد کی لجنہ بہ لحاظ تعداد اور علم کے واظ سے ہندوستان کی بڑی لجنہ ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی سستیوں اور غفلتوں کو ترک کر کے دین کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے اس موقعہ پر آپ نے چندہ تحریک خاص کی تفصیلات سناتے ہوئے ہر عورت کو اس میں حصہ لینے کی تلقین کی

تقریر کے دوسرے حصہ میں محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے ناصرات الاحمدیہ کو خصوصیت سے مخاطب فرمایا آپ نے ناصرات الاحمدیہ کے ممبر بڑے محبت اور پیار کے ساتھ بچیوں کے ذہن نشین کرائے اور انہیں ذوق و شوق کے ساتھ دینی باتیں سیکھنے کی طرف توجہ دلائی اور سورۃ البقرۃ کی ابتدائی سترہ آیات کو حفظ کرنے کی تاکید کی۔

آخر میں آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اجتماعی دعا کے بعد اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔ حضرت آپا جان نے ازراہ شفقت ہر عورت اور ہر بچی کو ملاقات کا موقعہ دیا فالحمد للہ علی ذالک

زکوٰۃ کی تفصیل

سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ بھارت سے درخواست کی جاتی ہے کہ چونکہ زکوٰۃ کی رقوم ہر شخص کے کھاتہ میں درج کی جاتی ہیں۔ اس لئے وہ جب بھی زکوٰۃ کی رقوم ارسال فرمائیں تو پوری تفصیل ساتھ بھجوائیں کہ یہ زکوٰۃ فلاں فلاں دوست کی طرف سے ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

حضرت صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد

کا اہم اجلاس

ایڈریس، مفید نصائح، فوٹو، اور تقسیم انعامات

رپورٹ مرتبہ:- مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل انچارج مبلغ آندھرا پردیش

صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد مدظلہ العالی کے اعزاز میں ۲ ردفا (جولائی) ساڑھے دس بجے دن مسجد احمدیہ حیدر آباد بی بی بازار میں زیر صدارت الحاج حضرت سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد اجلاس منعقد ہوا۔

تلاوتِ قرآن مجید عزیز ظہیر الدین احمد صاحب نے خوش الحانی سے کی۔ عہد خدام جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر مکرم و محترم حافظ صالح محمد الہ دین پی۔ ایچ۔ ڈی، لیکچرار عثمانیہ یونیورسٹی و قائد مجلس خدام الاحمدیہ سکندر آباد کی اقتداء میں دہرایا۔ نظم مکرم منصور احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم جناب یوسف حسین صاحب قائد خدام الاحمدیہ حیدر آباد نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی ذاتی اور خاندانی وجاہت کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کیمطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد و نسل کو قیامت تک کے لئے اعزاز بخشا ہے۔ یہ امر بذاتِ خود دورِ حاضرہ میں اللہ تعالیٰ کی ہستی، اسلام اور احمدیت کی ہر عظمت و صداقت پر ایک برہانِ عظیم ہے جس کا آج ہر چشم مشاہدہ کر سکتی ہے۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ حیدر آباد اور حیدر آباد کی تاریخ احمدیت میں نمایاں حیثیت کو پیش کرتے ہوئے احبابِ جماعت کی سعی جسمانی ترقیات کے لئے درخواستِ دعا کی گئی ہے۔ ایڈریس کا مکمل متن انشاء اللہ بدر میں شائع ہو جائے گا۔ اس سپاسنامہ کے بعد مکرم و محترم یوسف حسین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے حضرت امیر صاحب کی گلپوشی کی۔ خدام الاحمدیہ حیدر آباد کی قیادت حال ہی میں مکرم احمد عبدالحمید صاحب سے مکرم یوسف حسین صاحب کو منتقل ہوئی ہے لہٰذا اس تقریب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سابق اور حال قائد صاحبان کی گلپوشی کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے ان دونوں عزیزوں کی گلپوشی اپنے دستِ مبارک سے کی۔

بعدہٗ مکرم یوسف حسین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے احبابِ جماعت کو مخاطب فرمایا۔ پہلو لوں سے گذشتہ ہونے ہاروں میں شمع کے نتیجہ میں جو عظمت پیدا ہو جاتی ہے اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ضبط و نظم کی اہمیت بتاتے ہوئے خدام سے تعاون کی اپیل کی۔ مکرم احمد عبدالحمید صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے جوابی تقریر میں بتایا کہ دو سال تک اللہ تعالیٰ نے خدام کی تنظیم و تربیت کا جو موقعہ مجھے عطا فرمایا میں نے حتی الوسع اس عرصہ میں تربیت کی کوشش کی جسے آپ خود بھی جانتے ہیں اور خدام نے جو میرے ساتھ تعاون کیا میں ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ تم سب کو احسن رنگ میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک گھنٹہ کی تقریر میں نہایت مفید نصائح سے احبابِ جماعت کو نوازا۔ آپ نے فرمایا۔ مومن کا ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے تحت ہوتا ہے۔ ہمارے مقامی اور مرکزی تمام کارکنان اور عہدیداروں کو چاہیئے کہ وہ جب بھی کوئی عہدہ سنبھالیں تو پہلوں کی برائیاں بیان کرنا نہ شروع کر دیا کریں۔ غلطی ہر انسان سے ہو سکتی ہے اور ہو سکتی ہے ہماری طبائع، عقل و فکر، استعداد و ماحول میں اختلافات بہ ہوتے ہیں کہ ہمارے سرچشمے اور کام کرنے میں بھی کچھ نہ کچھ اختلافات ضرور ہوتے ہیں۔ لہٰذا نئے عہدیداروں یا کارکنان کی برائی بیان کرنے کی بجائے جہاں غلطی دیکھیں اس کی اصلاح کی کوشش تنقیص کے بغیر ہی کر دیں تو اس طرح ایجاد کے بغیر مثبت اور تعمیری کام ہو گا اس طرح آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف احادیث کو ایک عظیم فلسفہ کے رنگ میں پیش کیا اور بتایا کہ کم خوری انسان کو بہت سی شکایات اور بیماریوں سے بچاتی ہے انسان کی بہت ہی ضعیف البنیان ہے بہ آں لیے خدا تعالیٰ کی مدد و نصرت کی ضرورت ہے!

.... اس لئے اللہ تعالیٰ جس خادم کو کسی اہم عہدہ پر کھڑا کر کے اپنے دین کی خدمت کا موقعہ دیتا ہے تو یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہوتا ہے جو مومن کے دل میں بے حد شکرگذاری کے جذبات پیدا کر دیتا ہے ورنہ انسان اس عالم فنا میں محض لاشئی ہے۔

فرمایا خدام الاحمدیہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ محض احمدیوں کی خدمت کرنے والی مجلس بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ احمدیت جو جذبہ پیدا کرنا چاہتی ہے اس کے خدام کی یہ مجلس ہے۔ اور احمدیت کی بنیاد بھی اسی بات پر ہے کہ خدا کی سچی توحید و معرفت اور تمام بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی۔ پس ہمارے خدام کا دائرہ کار بہت زیادہ وسیع ہے اس طرح جس طرح خدا تعالیٰ کے سورج اور چاند کی روشنی اپنی وسعت رکھتی ہے۔ آخر میں آپ نے برکاتِ خلافت اور اس کی اہمیت پر دلنشیں پیرائے میں روشنی ڈالی اور حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کیلئے دعا کی تحریک فرمائی۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی جانب سے بعض معاونین میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ جو حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے دستِ مبارک سے تقسیم فرمائے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہامی لقب "سلطان القلم" بھی ہے۔ جس کے نتیجہ میں آج جماعت احمدیہ اپنے پُراثر زورِ قلم سے زمین کے کناروں تک اپنی دھاک بٹھا چکی ہے۔ اس مناسبت سے اس موقعہ پر ایک ایک اچھا قلم (Pen) انعام دیا گیا۔ انعام پانے والے حضرات کے نام درجِ ذیل ہیں:-

۱۔ حضرت الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی مناسب رہنمائی اور مرکزی نمائندوں کی احسن رنگ میں مہمان نوازی اور مناسب استقبال کے نتیجہ میں۔

۲۔ مکرم احمد حسین صاحب۔ مرمت احمدیہ مسجد اور خدام کے ساتھ محنت و شفقت کا برتاؤ۔

۳۔ جناب محمد احمد صاحب عوزی سیکرٹری مال حسن کارکردگی بحیثیت سیکرٹری مال اور خدام الاحمدیہ سے تعاون۔

۴۔ مکرم محمد شمس الدین صاحب۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ تعاون اور رفاہِ عام کے کاموں میں دلچسپی۔

۵۔ مکرم غلام حیدر خان صاحب سیکرٹری امور عامہ۔ ذمہ داری کا احساس و عمل

۶۔ مکرم صالح محمد صاحب الہ دین قائد خدام الاحمدیہ سکندر آباد۔ دینی کاموں میں دلچسپی اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ میں پر اثر تبلیغ

۷۔ عزیز منور احمد صاحب۔ شکر گنج۔ اطاعت و پابندیٔ وقت۔

۸۔ مکرم منظور احمد صاحب ذمہ داری کا احساس و پابندیٔ ڈیوٹی۔

۹۔ ارشاد حسین صاحب۔ حسن کارکردگی بحیثیت سیکرٹری مال خدام الاحمدیہ

۱۰۔ غلام احمد عزیز خان صاحب ذمہ داری کا احساس اور دینی کاموں میں دلچسپی۔

۱۱۔ احمد عبدالحکیم صاحب۔ حسن کارکردگی اور خدمتِ خلق۔

۱۲۔ سیٹھ عزت صاحب سیکرٹری تبلیغ ذمہ داری کا احساس اور حسن کارکردگی۔

صدارتی تقریر میں حضرت امیر صاحب نے شکریہ ادا کرتے ہوئے مکرم احمد عبدالحمید صاحب سابق قائد کی تعریف کی اور خدام کو بعض ضروری نصائح سے نوازا اور بتایا کہ خدام کو نئے عزم و ولولہ کیساتھ ایک عظیم بیداری اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو لوگ قربانیاں دیتے ہیں ان کی قربانیاں کبھی بھی ضائع نہیں جاتیں اور یہی لوگ درحقیقت زندگی کے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ محض احمدی والدین کے ہاں پیدا ہو جانے سے کوئی حقیقی احمدی نہیں بن سکتا۔ بلکہ احمدیت کی حقیقی تعلیم کو پڑھنا، سمجھنا اور اس پر پورے کاربند ہونے سے ہی ہم اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ جس مقصدِ عظیم کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کے ارشاد پر حضرت امیر صاحب نے رقت آمیز اجتماعی دعا کروائی۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی جانب سے احبابِ جماعت کا ایک اجتماعی فوٹو لینے کا بھی انتظام تھا جو اجلاس کے انعقاد سے قبل ہی لے لیا گیا تھا۔

آخر میں ناشتہ چائے سے جملہ حاضرین کی مجلس خدام الاحمدیہ کی جانب سے تواضع کی گئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے

(باقی صفحہ ۱۰ کالم ۲ پر)

منقولات

احمدیہ جماعت کی خدمتِ قرآنی کا واضح اعتراف

دو نئے قرآنی تراجم پر صدقِ جدید کا قابلِ قدر تبصرہ

یہ دونوں ترجمے احمدی فضلاء کے ہیں!

اخبار صدقِ جدید لکھنؤ بجریدہ ۶ راگست ۱۹۷۱ء میں پہلے صفحہ پر "دو نئے قرآنی ترجمے" کے عنوان سے ایک شذرہ میں حسب ذیل قابلِ قدر تبصرہ شائع ہوا ہے:

"ام پیکٹ (IMPACT) لندن مورخہ ۲۳ جولائی میں دو نئے قرآنی ترجموں پر تبصرہ کسی صاحب نورالدین نامی کا شائع ہوا ہے:-

پہلا ترجمہ انگریزی میں ہے چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں کے قلم سے۔ دوسرا ترجمہ یورپ کی بنائی ہوئی اور نئی اختراع کی ہوئی اسپرانٹو (ESPERANTO) زبان میں کسی اطالوی مسلمان عبدالباری کے قلم سے۔ دونوں ترجمے حامل متن ہیں یعنی ترجمہ کے پہلو بہ پہلو قرآنی عبارت بھی درج ہے۔ اور یہ یورپ میں چھپے ہوئے ترجمہ کے لئے بڑی بات ہے، تفسیری حاشیے اور ترجمے دونوں پڑھنے کے قابل ہیں البتہ دونوں مترجموں نے خود ترجمہ ہی کو تشریحی ترجمہ بنا کر پیش کیا ہے۔ تبصرہ نگار صاحب نام سے فاضل اور صاحب علم معلوم ہوتے ہیں۔ تفسیر میں ایک آدھ غلطی پر انہوں نے گرفت کی ہے جس کا واقع ہونا حیرت انگیز ہے۔ اور آیتوں کے نمبر جو ان حضرات نے ڈالے ہیں وہ بھی نئے ہیں۔ یعنی مصری ایڈیشن اور فلوگل کے یورپی ایڈیشن سے الگ۔ قیمتیں درج نہیں پہلا ترجمہ لندن کا مطبوعہ ہے دوسرا کوپن ہیگن (ڈنمارک) کے کسی پبلشر کا۔ کلامِ الٰہی کے ترجمے ہر مرتبہ اور ہر درجہ کے ماشاء اللہ اس وقت تک رنگا رنگ زبانوں میں سینکڑوں کی تعداد میں ہو چکے ہیں ...... اور قرآن کی جو بھی خدمت اخلاص سے کی جائے مومن کے لئے موجب اجر ہی ہوتی ہے۔"

بدر: انگریزی ترجمہ کے لئے محترم جناب چوہدری محمد سر ظفر اللہ خاں صاحب کا اسمِ گرامی ہی اس امر کا ثبوت ہے کہ یہ کام بھی احمدیہ جماعت کی خدمتِ قرآنی ہی کا حصہ ہے۔ اسپرانٹو زبان میں دوسرے ترجمۂ قرآن کے مترجم اطالوی مسلمان محترم ڈاکٹر عبدالباری کیوسی صاحب بھی بفضلہ تعالیٰ احمدی ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کا یہ ترجمہ سنہ ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اشاعت کے چند ہفتوں کے اندر اندر ہاتھوں ہاتھ ختم ہو گیا۔ نیز یورپ کے علمی حلقوں میں اسے ۱۹۷۰ء کی مقبول ترین کتاب قرار دیا گیا۔

اور اسی کے نتیجہ میں اکیڈمی آف اسپرانٹو میں محترم ڈاکٹر کیوسی صاحب کو اکیڈمی کا رکن منتخب کیا گیا۔ اس بین الاقوامی زبان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ کسی مسلمان کو اس اکیڈمی کا رکن منتخب کیا گیا۔ یہ سب تفصیل اس سے قبل بدر مجریہ ۲۲ اپریل ۱۹۷۱ء قرآن مجید نمبر میں آ چکی ہے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہی ہے کہ وہ احمدیہ جماعت کو قرآن کریم کی ایسی عظیم خدمت بجا لانے کی توفیق دے رہا ہے اور پھر تراجم کی ایسی مقبولیت بھی اسی کی عنایت ہے۔ ذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم ﴿

لجنہ اماء اللہ مدراس کے ماہانہ اجلاسات کی سہ ماہی رپورٹ

مرتبہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ

یہ خدا تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ متواتر ہر ماہ لجنہ اماء اللہ کا ماہانہ اجلاس خاکسارہ کے مکان پر ہو رہا ہے۔ مئی۔ جون۔ جولائی ۱۹۷۱ء کے اجلاسات کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

(۱) مورخہ ۳۰ رمئی کو سابقہ روایات کے مطابق جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے فرمائی۔ صدر صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم اور محترمہ اظہر بیگم صاحبہ قریشی کی نظم کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

خاکسارہ ناصرہ بیگم، محترمہ شوکت جہاں صاحبہ، محترمہ سرتاج بیگم صاحبہ، محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اور محترمہ صدر صاحبہ نے علی الترتیب۔ برکاتِ خلافت۔ مقامِ خلافت۔ خلافت کی اہمیت۔ خلافتِ محمودیہ اور خلافتِ ثالثہ کے عناوین پر مضمون پڑھ کر سنائے۔ تقاریر کے دوران بہنوں نے درثمین۔ درعدن اور کلامِ محمود سے نظمیں سنائیں۔

(۲) ماہ جون میں "سیرت النبی" کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسارہ کی صدارت میں منعقدہ اس جلسہ میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ محترمہ محسنہ بیگم صاحبہ نے انسانِ کامل اور محترمہ سرتاج بیگم صاحبہ نے سیرت خاتم النبیین کے عنوان پر اور محترمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ مقامی نے عورتوں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے عنوان پر اور خاکسارہ نے رحمۃ للعالمین کے موضوع پر مضامین پڑھ کر سنائے۔ آخر میں شوکت جہاں بیگم نے زیر عنوان "سماجی برائیوں کا حل اسلام میں" کے موضوع پر مضمون پڑھ کر سنایا۔

دورانِ جلسہ مختلف بہنوں اور بچیوں نے حضرت رسول کریم صلے اللہ کی شان اقدس میں نعتیہ کلام سنائے۔

(۳) ہمارا ماہانہ اجلاس مورخہ ۲۵ رجولائی خاکسارہ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد شوکت جہاں بیگم صاحبہ نے ذکرِ الٰہی کے عنوان پر مضمون سنایا۔ اس کے بعد نصرت جہاں بیگم صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خطبہ بعنوان "دعائیں فضل الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہیں" جو اخبار بدر میں شائع ہوا ہے پڑھ کر سنایا۔

محترمہ سرتاج بیگم صاحبہ نے بعنوان "معرفتِ الٰہی نجات کا ذریعہ ہے۔" ایک مضمون جو مصباح میں شائع ہوا تھا سنایا۔ اس کے بعد محترمہ اظہر بیگم صاحبہ قریشی نے ربوہ کی شان میں نظم پڑھی عزیزہ عشرت جہاں نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر مضمون سنایا بعدہٗ محترمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مقامی نے سورۃ الاحزاب کی آیت ۳۶

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ...... اَجْرًا عَظِيْمًا ٥

کی تشریح کرتے ہوئے عورتوں کی تربیت کے تعلق سے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ بعد میں محترمہ زیب النساء بیگم صاحبہ نے مصباح میں سے سورۃ فاتحہ کی تشریح پڑھ کر سنائی۔ موصوفہ نے حال ہی میں بیعت کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔ جلسہ کے آخر میں عزیزہ شوکت جہاں نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ دعا پر یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پروگراموں میں ہر جہت سے برکت دے اور بہنوں کی عمدہ تربیت کا موجب بنائیں۔ آمین ﴿

احمدیہ صوبائی کانفرنس بمقام امروہہ (ضلع مرادآباد)

بتاریخ ۲ و ۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء انشاء اللہ احمدیہ صوبائی کانفرنس امسال قصبہ امروہہ میں ۲ و ۳ اکتوبر کو منعقد ہوگی۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر کانفرنس کو کامیاب بنائیں مستورات بھی شریک کانفرنس ہوں۔ لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام امید ہے مستورات کا ایک علیحدہ اجلاس بھی منعقد ہوگا۔ خاکسار رشید احمد صدر مجلس استقبالیہ صوبائی کانفرنس وائس پرنسپل امروہہ یوپی

بقیہ صفحہ ۹ ...... یہ تقریب بخیر و خوبی انجام پائی۔

تمام مہمانان کی اقامہ اور مکرم یوسف حسین صاحب کے حسن انتظام کے نتیجہ میں یہ دسیع پروگرام بہت ہی خوش اسلوبی سے انجام پایا۔ اس اجلاس کے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم محمد صادق صاحب سابق سیکرٹری تبلیغ نے انجام دیئے۔ بالآخر خاکسار دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ حیدرآباد کے جملہ افراد کو اپنی بیش از بیش نعمتوں سے نوازے اور احسن رنگ میں نتیجہ خیز خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری حقیر ساعی پر برکت رکھ دے۔ آمین۔

حضرت کرشن ثانی آچکے! (بقیہ صفحہ ۱۲)

مجھے مسیح موعود ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جاہل مسلمان اس کو سنکر فی الفور یہ نہیں گے کہ ایک کافر کا نام اپنے پر لے کر کفر کی صریح طور پر قبول کیا ہے لیکن یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں رہ نہیں سکتا۔ اور آج یہ پہلا دن ہے کہ ایسے بڑے مجمع میں اس بات کو پیش کرتا ہوں کیونکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔

اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اُترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتحمند اور با اقبال تھا جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا وہ خدا کی محبت سے پُر تھا اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔ مجھے منجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت ایک یہ بھی الہام ہوا تھا کہ "ہے **رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔**" سو میں کرشن سے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں اس کا مظہر ہوں۔

اور اس جگہ ایک اور راز درمیان ہے کہ جو صفات کرشن کی طرف منسوب کئے گئے ہیں (یعنی پاپ کا نشٹ کرنے والا اور غریبوں کی دلجوئی کرنے والا اور ان کو پالنے والا) یہی صفات مسیح موعود کے ہیں۔ پس گویا روحانیت کے رُو سے کرشن اور مسیح موعود ایک ہی ہیں صرف قومی اصطلاح میں تغایر ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳-۳۴ فرمودہ ۲ نومبر ۱۹۰۴ء)

پس بھائیو! آنے والا آگیا۔ انتظار کی گھڑیاں ختم ہو گئیں۔ اسلئے مبارک ہے وہ جو کرشن ثانی کو اُن سب علامتوں سے شناخت کر لیتا ہے جو کرشن اول نے بیان فرمائیں اور زمانہ پر نگاہ کرتے ہوئے اپنے خیالات و اعمال میں ایسی نیک تبدیلی کرتا ہے جس سے اس کی دُنیا کے ساتھ آخرت بھی درست ہو جاتی ہے اور اپنے لئے اور اپنے ملک کے لئے حقیقی امن و سلامتی کا دروازہ کھولتا ہے۔!!

بقایا دار احباب اور جماعتوں کی فوری توجہ کیلئے

موجودہ مالی سال کی سہ ماہی اول ختم ہو چکی ہے جملہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو سہ ماہی بجٹ وصولی اور بقایا کی پوزیشن سے نظارت ہذا کی طرف سے اطلاع بھجوائی جا چکی ہے۔ وصولی اور بقایا کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی متعدد جماعتیں ایسی ہیں جنکے ذمہ موجودہ تین ماہ کے علاوہ سابقہ بقایا بھی لازمی چندہ جات کی کثیر رقوم ہیں عہدیداران مال اور ایسے بقایادار احباب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لازمی چندہ جات کی باقاعدگی پر اس قدر زور دیا ہے کہ حضور علیہ السلام چھ ماہ سے زائد عرصہ کے بقایادار کو جماعتی نظام سے فارغ قرار دے چکے ہیں۔ لہذا جملہ بقایادار افراد کو چاہیئے کہ وہ حضور کے اصولی ارشاد کی روشنی میں اپنے ذمہ بقایا چندہ جات کا جلد جائزہ لیں اور اس بات کا تہیہ کریں کہ وہ نہ صرف موجودہ مالی سال کا چندہ باقاعدگی سے ادا کریں گے بلکہ گذشتہ بقایا کی طرف عملی قدم اٹھا کر ... ذمہ داری کا ثبوت دیں گے۔ تاکہ ان کے چندہ جات کا حساب صاف ہو سکے۔

عہدیداران مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے بقایادار دوستوں کو انکے ذمہ بقایا کی وصولی کیلئے تمام کوشش اور جدوجہد کریں تاکہ موجودہ مالی سال کے آخر تک تمام جماعتوں کی سو فیصدی وصولی ممکن ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام دوستوں کو عہدیداران کو اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھنے کی توفیق بخشے۔ اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

منقولات

کاش! کہ بھگوان کرشن آج پھر آسکتے!

یہ مہابھارت کی لڑائی کا اہم ترین واقعہ ہے۔ کوروں اور پانڈو کی فوجیں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑی تھیں۔ بھگوان کرشن نے ارجن کے رتھ کے سارتھی بن کر انہیں میدانِ جنگ کے بیچ میں لا کھڑا کیا تھا۔ اس وقت جب دونوں طرف سے نگارے پر چوٹ پڑ چکی تھی تو ارجن نے اپنے ہتھیار ڈال دیئے اور بھگوان کرشن کو مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

بھگوان یہ جو سامنے کھڑے ہیں سب میرے ہی بزرگ۔ میرے ہی بھائی، میرے ہی رشتہ دار اور میرے ہی دوست اور ساتھی ہیں۔ میں ان پر حملہ کیسے کر سکتا ہوں۔

بھگوان کرشن ارجن کی طرف دیکھتے رہے۔ اس کی باتیں سُنتے رہے اور جب اس نے جو کچھ کہنا تھا وہ کہہ چکا، تو شری کرشن مہاراج نے اسے مخاطب ہو کر کہا۔

ہے ارجن! اگر تو اس لڑائی میں مارا گیا۔ تو سیدھا سورگ کو جائے گا اور اگر جیت گیا تو اس پرتھوی پر راج کرے گا۔ اس لئے اُٹھ اور لڑائی کے لئے کمربستہ ہو جا۔

کاش کہ آج بھی ہمارے دیش میں کوئی کرشن پیدا ہوتا۔ جو ہماری سرکار کو اس کے فرائض اور اس کی ذمہ داریوں کا احساس کرا سکتا۔ بھگوان کرشن نے گیتا میں جو اُپدیش ارجن کو دیا تھا۔ اس کا نچوڑ اگر ایک لفظ میں جمع کرنا ہو۔ تو ہم اسے کرم لوگ کہیں گے یعنی دُنیا میں وہ لوگ ہی آگے بڑھ سکتے ہیں۔ جو کرم کرتے ہیں۔ جو محض باتیں بناتے ہیں۔ بڑے بڑے نعرے لگاتے ہیں۔ بلند بانگ دعوے کرتے ہیں۔ ان کے لئے اس دُنیا میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ آج ہم بھی کچھ اُنہی لوگوں کی شامل ہوتے جا رہے ہیں۔ جو نعرے تو بہت لگاتے ہیں۔ لیکن کرتے کراتے کچھ نہیں۔ کبھی سوشلزم کا نعرہ لگایا جاتا ہے کبھی جمہوریت کا۔ اور کبھی سیکولرازم کا۔ لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ ہم سے ایک بھی مسئلہ حل نہیں ہو رہا۔ نہ بے کاری دور ہو رہی ہے اور نہ غریبی۔ نہ مہنگائی۔ اور آزادی کے بعد کسی دوسرے سوال نے ہمیں اس قدر بے نقاب نہ کیا تھا جیسا کہ بنگلہ دیش نے کیا ہے۔ ماننا پڑے گا۔ کہ اس معاملہ میں ہمیں گھٹنے ٹیکنے پڑ گئے ہیں۔ وہ صرف اس لئے۔ جو وقت کچھ کرنے کا تھا۔ وہ ہماری سرکار نے باتوں میں ضائع کر دیا۔ آج ہم دُنیا بھر کے دیشوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ بنگلہ دیش کا مسئلہ حل کرنے میں ہماری مدد کریں۔ لیکن ہم خود اس کے لئے کچھ بھی کرنے کو تیار نہیں۔ کبھی امریکہ سے ڈرتے ہیں۔ کبھی چین سے ڈرتے ہیں۔ کبھی مشرق وسطیٰ کے مسلم دیشوں سے ڈرتے ہیں۔ اور اس ڈر نے ہمیں ایک ایسے مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔ جہاں دُنیا کی نظروں میں ہماری کوئی حیثیت نہیں رہی۔ رُوس نے ہمارے ساتھ معاہدہ کیا۔ تو اس وقت جب امریکہ اور چین بھی ایک دوسرے کے نزدیک آنے کو تیار ہو گئے۔ اور اس کی وجہ سے رُوس کے لئے خطرہ پیدا ہو گیا۔ ابھی یہ کہنا مشکل ہے کہ کل کو اگر پاکستان کے ساتھ ہماری لڑائی ہو تو روس کس حد تک ہماری مدد کرے گا۔

اسی لئے میں کہتا ہوں کہ ہمیں آج پھر سے ایک کرشن کی ضرورت ہے۔ جو اپنے اپدیش سے ہمارے نیتاؤں کے دلوں میں کچھ ہمت اور جرأت پیدا کر سکے۔ ایک گاندھی نے بھی قوم کو اس قابل بنا دیا تھا کہ وہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت کا مقابلہ کر سکے اور اس نے کیا۔ لیکن آج کے سب نیتا مل کر بھی قوم کے اندر وہ زندگی پیدا نہیں کر سکتے۔ جس کی آج اس قوم کو ضرورت ہے۔ ان کی حالت عین وہی ہے۔ جو ارجن کی کورو کشیتر کے میدان میں تھی۔ اگر اس وقت بھگوان کرشن وہاں نہ ہوتے۔ تو شاید ارجن میدان سے بھاگ نکلتا۔ بدقسمتی سے آج ہمارے پاس بھی بھگوان کرشن کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ جو دیش کے نیتاؤں میں جرأت اور دلیری پیدا کر سکے۔ اس لئے ان کے پاؤں پھولتے جا رہے ہیں۔

کسی قوم کی کبھی اس قدر تذلیل نہ ہوئی ہو گی۔ جیسی کہ بنگلہ دیش کے سوال پر ہماری ہوئی ہے۔ اسی لئے آج کرشن جنم اشٹمی کے دن بار بار یہ الفاظ زبان پر آتے ہیں۔

کاش! کہ بھگوان کرشن آج پھر آسکتے۔

(ویر یندر)

(روزنامہ پرتاپ جالندھر ۱۳ اگست)

احمدیہ جماعت اور روزنامہ اجیت (پنجابی) کی ایک خبر

روزنامہ اجیت پنجابی جالندھر مجریہ ۱۲ اگست میں بعنوان "ہندو اور مسلمان مورچہ میں جائیں گے" جو خبر شائع ہوئی ہے۔ اس سے جماعت احمدیہ کا کوئی تعلق نہیں۔ اخبار مذکور میں یہ خبر اس طرح شائع ہوئی ہے:۔

"امرتسر ۱۲ اگست۔ دہلی کے گوردوارہ دل کو مرکزی سرکار کی غلامی سے آزاد کرانے کے لئے لگے مورچے کے میدان میں سکھوں کے علاوہ ہندو اور مسلمان بھی زیادہ کے لئے اتر رہے ہیں۔ پٹیالہ سے اکالی سیوک کو اطلاع میں پہنچی خبر کے مطابق گوردوارہ کندن صاحب کے پردھان سردار گوربچن سنگھ نے ایک سو ایک ممبروں کا ایک جتھہ تیار کر لیا ہے جس میں ہندو اور سکھ ہوں گے۔ قادیان کے مسلمان بھی کافی تعداد میں اس مورچے میں جانے کیلئے بے تاب ہیں یہ جتھے بھائی نہل کی طرف مارچ شروع کر دیں گے۔"

حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ ایک خالص مذہبی جماعت ہے۔ اس قسم کے سیاسی ایجی ٹیشنوں سے اسے کوئی واسطہ نہیں۔ وہ پیار محبت سے اپنا نقطۂ نظر دوسروں تک پہنچانے اور اس کا قائل کرانے کا اصول رکھتی ہے۔ ایجی ٹیشنوں کے ذریعہ سے کسی بات کے منوانے کی قائل نہیں ہے۔

ساتھ کے ساتھ جماعت کا یہ بھی اصول ہے کہ ہر ملک میں رہتے ہوئے اس ملک کی قائم شدہ حکومت کے قوانین کی پابندی کرنا اس کا مذہبی فریضہ ہے۔ اسلئے اخبار اجیت کی مذکورہ خبر جماعت احمدیہ کے مذہبی اصولوں کے منافی ہونے کے باعث ہوئے درست نہیں سمجھی جا سکتی۔

جہاں تک مذہبی عبادت گاہوں اور دیگر مذہبی مقدس مقامات کا تعلق ہے جماعت احمدیہ ان کی تقدیس اور احترام کی دل سے قائل ہے۔ ان مقامات پر اپنے اپنے رنگ میں عبادت کرنے اور مذہبی فرائض کے ادا کرنے میں ہر متعلقہ مذہبی آدمی کو پوری آزادی ہونی چاہیئے۔ اسی طرح ان کا انتظام بھی انہیں کا بنیادی حق ہے جن کی طرف یہ مقامات منسوب ہوتے ہیں ان میں کسی غیر کی مداخلت انسداد تفرقہ مذہبی دلآزاری کا موجب بھی ہے اور بھارت کے سیکولر اصولوں کے بھی منافی ہے۔

بنگلہ دیش کا المیہ اور جماعت احمدیہ قادیان کا غیر معمولی ریزولیوشن

تارکین وطن کیساتھ دلی ہمدردی اور مالی امداد وزیر اعظم کی پالیسی کی پرزور تائید

قادیان ۱۴ اگست۔ جماعت احمدیہ قادیان کے ایک بھاری اجتماع میں حسب ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کئے گئے۔

"ماہ مارچ کے آخر سے لیکر اب تک بنگلہ دیش (مشرقی پاکستان) میں جس ظلم اور بربریت کا مظاہرہ ہوا ہے اسکے نتیجہ میں لاکھوں مظلوم مختلف مذہبی لوگ کھیل انسانوں کو ترک وطن کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ انسانی ہمدردی کے ناطے ہمارے ملک بھارت نے ان تارکان وطن کو پناہ دیکر جو ایک عظیم کارنامہ کیا ہے وہ قابل ستائش ہے۔ اس تعلق میں ہماری وزیر اعظم نے جس فراخ دلی کا ثبوت دیا ہے جماعت احمدیہ قادیان کا یہ اجلاس اس کی سراہنا کرتا ہے۔ اور ہماری ہر دلعزیز وزیر اعظم نے تارکین وطن کی اور بین الاقوامی مفاد کی خاطر جس پالیسی کا اعلان کیا ہے ہم اس کی پرزور تائید کرتے ہیں۔ اور ان کے اس نہایت دانش مندانہ اور بامقصد فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر ممکن تعاون کی پیشکش کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے افراد اپنی مالی استطاعت کے مطابق ان پناہ گزینوں کی ریلیف کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں تاہم امید کی جاتی ہے کہ افراد جماعت احمدیہ بھارت اپنی سابقہ روایات کے مطابق پہلے سے بڑھ کر ریلیف کے کام میں پورا حصہ لیں گے اور اپنی اپنی جگہوں پر حکومت کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرتے رہیں گے۔"

جماعت احمدیہ کے اس فیصلہ کی نقول جناب وزیر اعظم، جناب سردار سورن سنگھ صاحب وزیر خارجہ، جناب وزیر داخلہ حکومت ہند، لیفٹیننٹ گورنر پنجاب، ہوم سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب اور دیگر ارکان حکومت کو بھجوائی جائیں۔ اور جماعت احمدیہ کے مرکزی آرگن "بدر" اور دوسرے اخبارات میں اسے شائع کیا جائے۔

بنگلہ دیش کے بارہ میں حکومت کی پالیسی کی تائید اور عملی تعاون کی پیشکش

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے علم میں آ چکا ہوگا کہ بنگلہ دیش (مشرقی بنگال) سے لاکھوں کی تعداد میں ہمارے ملک میں آنیوالے تارکین وطن ہماری حکومت اور ملک کیلئے ایک گمبھیر مسئلہ بن چکے ہیں۔ جملہ جماعتوں سے توقع ہے کہ وہ اپنی سابقہ جماعتی روایات کے مطابق جہاں حکومت وقت کو اس نازک مرحلہ پر حکومت کی پالیسی کی تائید میں یقین دہانی کے ریزولیوشن بھجوائیں گی وہاں یہ وزیر اعظم کی طرف سے جاری کردہ ریلیف فنڈ میں حسب استطاعت و گنجائش مناسب حصہ اپنی سابقہ روایات کے مطابق ادا کرتی رہیں گی۔ اس کے علاوہ احباب جماعت بنگلہ دیش سے آئے ہوئے تارکین وطن کی ریلیف کیمپ دیگر قسم کی ریلیف مثلاً ڈاکٹروں، نرسوں کی طرف سے اپنے وقت کی قربانی وغیرہ کے تعلق میں جو بھی تعاون ان کے لئے ممکن ہو کر کے حکومت وقت کا ہاتھ بٹائیں۔

اس تعلق میں جماعت احمدیہ بھارت کے مرکز کی طرف سے بھی حکومت وقت کی پالیسی کی تائید میں اور جماعت کی طرف سے عملی تعاون کی پیشکش کر کے ارکان حکومت کو ریزولیوشن بھجوائے جا رہے ہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

بصورت وعدہ وقف جدید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلصَّدَقَۃُ بُرْھَانٌ۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں عزیز اموال خرچ کرنا انسان کی اعلیٰ ایمانی حالت پر دلالت کرتا ہے اسی لئے سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے مالی قربانی سے گریز کرنیوالوں کے متعلق فرمایا کہ۔

"وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے منادی کی آواز پر کان نہیں دھریگا اس کا ایمان کھویا جائیگا۔"

پس وہ احمدی احباب بہت ہی خوش نصیب ہیں جنہوں نے اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے عزیز اموال خدمت دین کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح چندہ وقف جدید اشاعت اسلام کیلئے خرچ ہو رہا ہے تمام یہ بات کا متقاضی ہے کہ ہر احمدی بجوم مشکلات کے باوجود والہانہ طور پر اپنی قربانی کو جو بصورت وعدہ وقف جدید میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی رضا کے حصول کیلئے پیش کیا تھا اسے جلد ادا کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ مشکلات کی دوری کا طریق ہی دیوانہ وار قربانی پیش کرنے میں ہے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے تمام قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری مکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders No 16 Mangoe Lane Calcutta

تار کا پتہ AUTOCENTRE - ٹیلیفون نمبرز 23-1652 23-5222

اخبار بدر کے سلسلہ میں

ترسیل زر بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ہونا چاہیئے۔ اور مضامین ایڈیٹر کے نام ارسال فرمائے جائیں۔